علم قرأت

مجموعه زينة القاري

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

بیان حروف قرآن

رسالے مجموعہ زینۃ القاری

القاری

[illegible]

باہتمام کمترین حقیر ازلی محمد احمد علی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع شد

زینة القاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جو صاحب ہے سارے جہان کا اور آخر بھلا ہی پرہیزگارون کا اور
درود اور سلام اللہ اُتاری اپنی رسولؐ پر جنکا نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور اُنکے
سارے آل و اصحاب پر اور بعد اُسکے یہ ایک رسالہ ہی کہ علاقہ رکھتا ہی تجوید کے قاعدون سے
پہلی فصل اظہار کے بیان مین جان تو کہ نون ساکن یا تنوین جب حرف حلقی کے
پاس آوے تب اُس نون اور تنوین کو اظہار کرکے پڑھین یعنی زبان سے ادا کرین اور حروف
حلق کے یہ ہین ا ھ ع غ ح خ جس طرح مِنْ اَمْرٍ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ مِنْ هَادٍ سَلٰمٌ
هِيَ مِنْ عِلْمٍ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ فَاِنْ حَكِمْتَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ مِنْ غِلٍّ عَزِیْزٌ
غَفُوْرٌ مِنْ خَیْرٍ قِرَدَةً خَاسِئِیْنَ **دوسری فصل اخفا کی بیان**
مین اور اخفا کرکے پڑھین یعنی زبان پر نہ ظاہر کرین پوشیدہ کرکے ادا کرین نون ساکن اور تنوین
کو غنہ کے ساتھ یعنی ناک مین آواز لیجا کے ادا کرین جب وہ پاس آوے ان پندرہ حرفون کے
ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك جس طرح لَنْ تَنَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تُلْثَيِ الَّيْلِ مَاءً ثَجَّاجًا مَنْ جَاءَ وَغَسَّاقًا جَزَآءً مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ دَكًّا دَكًّا
مُنْذِرٌ صَوَابًا ذٰلِكَ يُنْزِلُ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا مِنْ سُوْءٍ بَشَرًا سَوِيًّا مِنْ شَيْءٍ
لِنَفْسٍ شَيْئًا مِنْ صَيَاصِيْهِمْ رِجَالٌ صَدَقُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗ قَوْمًا ضَالِّيْنَ
مِنْ ظُهُوْرِ قَوْمًا ظَالِمِيْنَ قَوْمًا طَاغِيْنَ مِنْ طِيْنٍ مِنْ فِئَةٍ كِتَابًا
فَذُوْقُوْا مِنْ قَرَارٍ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَنْ كَانَ فِيْ يَوْمٍ كَانَ

تیسری فصل بابِ قلب یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلہ کرنے کے بیان مین
اور جب نون ساکن یا تنوین با کے پاس آوے تو نون ساکن اور تنوین میم ہو جاوے مگر
وہ میم پوشیدہ پڑھی جاوے غنّہ کے ساتھ جس طرح مِنْ بَعْدُ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوا
چوتھی فصل میم ساکن کے بیان مین جب میم ساکن با کے پاس آوے تب جائز ہی
اخفا یعنی پوشیدہ پڑھنا اُسکا اور جائز ہی اظہار یعنی ظاہر پڑھنا اُسکا اور اخفا کرکے
پڑھنا بہتر ہی جس طرح وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ اور جب میم ساکن میم کے پاس آوے تو ضرور
ہوا ادغام یعنی ایک کو دوسرے مین ملانا غنّہ کے ساتھ جس طرح فِي قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ اور جب
میم ساکن یا اور میم کے سوا دوسرے حرف کے پاس آوے تب اظہار کرکے پڑھی جاوے
خصوصًا جب واو اور فا کے پاس آوے جس طرح عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ لَهُمْ فِيْهَا
پانچوین فصل غنّہ کے ساتھ ادغام کے بیان مین جب نون ساکن اور تنوین یا اور نون اور میم
اور واو کے پاس آوی تب وہ نون ساکن اور تنوین یا اور نون اور میم اور واو مین ملاکے غنہ کی ساتھ
پڑھی جاوین جس طرح اَنْ يَّضْرِبَ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ مَنْ يَّشَاءُ حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ مِنْ مَّالٍ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا مِنْ وَّاقٍ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اور جو اسکے مانند ہین مگر صِنْوَانٌ اور بُنْيَانٌ اور دُنْيَا اور
قِنْوَانٌ مین ادغام نکرین اور واجب ہی غنہ میم اور نون مین جب دونون مشدد ہون جسطرح
عَمَّ مِمَّ اِنَّ الْجَنَّةَ اور جو اسکے مانند ہین چھٹی فصل ادغام بلا غنہ کے بیان مین
جب نون ساکن اور تنوین را اور لام کے پاس آوین تب نون ساکن اور تنوین را
اور لام مین بے غنہ ادغام کیے جاوین جسطرح مِنْ رَّبِّهِمْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مِنْ
لَّدُنَّا هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ساتوین فصل بیان مین ادغام مثلین کے مثلین کے معنی
کہ ایک ہی حرف دوبار پاس پاس آوے ادغام کیا جاتا ہی سب حرف ساکن اپنی مثل مین یعنی
ایک ہی حرف دوبار آوی پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک تب ساکن حرف متحرک مین ملجاوی جس طرح
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ مَا كِدْتُّ هَلَكَ عَنِّيْ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّمْ

اور جو اسکے مانند ہین مگر مثل اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ يَوْمٍ کے نہین ادغام ہوتا اسواسطے
کہ ایسے مقام مین ادغام ہونے سے اُس حرف کے مد ہونے کی صفت جاتی رہتی ہی
اسواسطے ایسے مقام مین ادغام درست نہین ہی **فائدہ** مدہ حرف علت کو کہتے ہین یعنی
واو الف یا ساکن اور اُسکے پہلے حرف کی حرکت اُسکے موافق یعنی واو ساکن کے پہلے
ضمہ اور یا ساکن کے پہلے کسرہ جس طرح قَالُوْا النَّافِيْ تو ایسے مقام مین جو ادغام کرین تو مدہ
نہ باقی رہے اُسکی صورت کچھ اور ہو جاوی مثلاً اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا مین ادغام کرین تو اٰمَنُوَّا ہو جاوی
اور فِيْ يَوْمٍ مین ادغام کرین تو فِيَّ ہو جاوے **آٹھوین فصل** بیان مین ادغام متقاربین
اور متجانسین کے یعنی وہ حرف جسکا مخرج پاس پاس ہی اُنکے ادغام کے بیان مین
ادغام کیا جاتا ہی تا طا مین جسطرح وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ اور ادغام کیا جاتا ہی طا تا مین جس طرح
لَئِنْ بَسَطْتَّ اور ادغام کیا جاتا ہی تا دال مین دال تا مین جسطرح اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا
مَا عَبَدْتُّمْ كَذَّبَتْ اور ادغام کیا جاتا ہی ذال ظا مین جس طرح اِذْ ظَّلَمْتُمْ اور لام اور را
مین جسطرح قُلْ رَّبِّ بَلْ رَّانَ اور جو اسکے مانند ہین اور بَلْ رَانَ مین حفص کی روایت
مین ادغام نہین ہوتا پہلے حرف کو ظاہر پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا کہ مَنْ رَاقٍ
مین بھی ادغام نہین ہوتا حفص کی روایت مین اور با میم مین اور ثا ذال مین ادغام
کیا جاتا ہی فقط عاصم کے نزدیک جسطرح يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا يَلْهَثْ ذّٰلِكَ 9 **نوین فصل** را کے
تفخیم یعنی پُر پڑھنے اور را کے ترقیق یعنی باریک پڑھنے کے بیان مین را پُر پڑھی جاتی ہی
جب مفتوح یا مضموم ہوتی ہی جس طرح رَبِّ رُزِقُوْا اور باریک پڑھی جاتی ہی جب مکسور
ہوتی ہی جس طرح رِجَالٌ رِزْقًا یہ پُر پڑھنا اور باریک پڑھنا کب ہی جب را متحرک ہو یعنی
اُسکو فتحہ ضمہ کسرہ ہو لیکن جب را ساکن ہوگی تب اُسکا یہ حال ہی کہ اگر را ساکن
ہوگی اور ما قبل اُسکے فتحہ یا ضمہ ہوگا تو پُر پڑھی جائیگی جس طرح قَرْيَةٍ قُرْبَانًا اور اگر
را ساکن ہوگی اور ما قبل اُسکے کسرہ ہوگا تو باریک پڑھی جاویگی جسطرح فِرْعَوْنَ مِرْيَةٍ

مگر جب ماقبل رار ساکن کے کسرہ عارضی ہوگا یعنی اصل مین وہ کسرہ نہ رہا ہوگا پیچھے سے آیا ہوگا مثلاً پہلے ساکن رہا ہوگا پیچھے سے اُسکو کسرہ ہوا ہوگا تو اُسوقت وہ پُر پڑھی جاویگی جس طرح اِنِ ارْتَبْتُمْ اَمِ ارْتَابُوْا یا رار ساکن جسکے ماقبل مکسور ہی حرف استعلا کے پاس آوے اور حرف استعلا کے سات ان الفاظ مین جمع ہین خُصَّ ضَغْطٍ قِظّْ تب بھی وہ راء پُر پڑھی جاویگی جسطرح قِرْطَاسٍ مِرْصَادٍ فِرْقَةٍ اور فِرْقٍ کی رار پُر اور باریک پڑھنے مین اختلاف ہی بعضون نے کہا ہی کہ پُر پڑھینگے کیونکہ اُسکے بعد حرف استعلا کا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ باریک پڑھینگے کیونکہ باریک پڑھنے کی وجہ غالب ہی اسواسطے کہ رار کی پہلے بھی کسرہ ہی اور رار کے بعد بھی کسرہ ہی لیکن پُر پڑھنا لوگون کا معمول ہی اور اگر ماقبل رار کے یاے ساکن ہو تو وقف مین وہ رار باریک پڑھی جاوے جسطرح خَيْرٍ سَيْرٍ اور اگر اُسکے ماقبل یا نہو بلکہ دوسرا حرف ساکن ہو اور اُس ساکن حرف کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو پُر پڑھی جاوی جسطرح اَلْقَدْرُ اِلَيْهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور اگر اُس ساکن حرف کا ماقبل مکسور ہو تو را باریک پڑھی جاوے جس طرح ذِكْرٍ شِعْرٍ اور سواے انکے

دسوین فصل

لام کے باریک اور پُر پڑھنے کے بیان مین لام سب مقام مین باریک پڑھا جاتا ہے مگر اللہ کے لفظ مین پُر پڑھا جاتا ہی سو کب کہ جب اُسکا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو جس طرح وَاللّٰهُ يُحِبُّ خَتَمَ اللّٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ يَفْعَلُ اللّٰهُ اور مانند اسکے اور اگر اللہ کی لفظ کے ماقبل کسرہ ہو تو باریک پڑھا جاوے خواہ وہ کسرہ اُس حرف کو ہو جو اللہ کی لفظ مین ملا ہی جسطرح بِاللّٰهِ اور وہ کسرہ اُس حرف کو ہو جو اللہ کی لفظ مین نہین ملا ہی اور ماقبل اللہ کے ہی جسطرح اٰيٰتِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ اور سوا اسکے

گیارھوین فصل

ہاے ضمیر کے بیان مین یعنی جو ہا اشارے کے واسطے آتی ہی اور اُس ہا کے معنی اُس ہوتے ہین سو اُسکا بیان یہ ہی کہ قاری قرآن کے وصل کرتے ہین یعنی ملاتے ہین ہا کو جسوقت کہ ہا کے ماقبل اور مابعد کا حرف متحرک ہو یعنی اُسکو فتحہ یا کسرہ یا ضمہ ہو اور ملانیکی حقیقت یہ کہ اُس ہا مین اگر وہ مکسور ہو تو یا زیادہ کرین اگر وہ ہا مضموم ہو تو واو زیادہ کرین اور یا واو جو زیادہ کرین

سو مدہ ہو اور مدہ معلوم ہو چکا جس طرح لَہٗ بِہٖ اور اگر ہاے ماقبل کا حرف ساکن ہوگا
تو نہ ملاوینگے جس طرح عَلَیۡہِ فِیۡہِ مِنۡہُ مگر ابن کثیرؒ اس صورت مین بھی ملاتے ہین اور
حفصؒ بھی اُنکے موافق ہین فقط فِیۡہٖ مُہَانًا مین اور یَرۡضَہُ لَکُمۡ مین نہین ملاتے ہین
کیونکہ اصل مین یہ یَرۡضَاہُ لَکُمۡ ہی تو ہا کے پہلے سکون ہی حرکت نہین ہی حرف شرط کی آنیسے
الف گرا ہی تو حقیقت مین ہا کے پہلے سکون ہی اسی طرح جو سورۂ ہود مین نَفۡقَہُ لَمۡ تَنۡتَہِ
سورۂ مریم مین اور لَمۡ یَنۡتَہِ سورۂ علق مین ہی اُس مین بھی نہین ملاتے کیونکہ یہ ہا ضمیر کی
نہین ہی بلکہ اصل لفظ کی ہا ہی اور ملاتے ہین مانند یُؤۡتِیۡہِ یُؤَدِّہٖ نُوَلِّہٖ نُصۡلِہٖ کی لفظ مین اور
جو اسکے مانند ہی **فائدہ** اور مصنف رحمہ اللہ نے ایک صورت کو مفصل نہ بیان کیا اوپر کے
اشارے سے بوجھا گیا اسواسطے اُسکا ذکر چھوڑ دیا وہ یہ ہی کہ اگر اس ہا کے بعد کا حرف ساکن
ہوگا تو نہ ملاوینگے یعنی واو و یا نہ زیادہ کرینگے اسواسطے کہ اجتماع ساکنین کا ہوگا تو پڑھ نہ سکینگے
بلکہ اُس ساکن حرف مین ہا خود مل جاویگی جس طرح بِہِ اللّٰہُ لَہُ الرَّسُوۡلُ وَحۡدَہُ اشۡمَاَزَّتۡ

بارھوین فصل

قلقلہ کے حرفون کے بیان مین اور حرف قلقلہ کے پانچ ہین ان دو لفظ
مین سب جمع ہین قُطُبُ جَدٍ اب اداے قلقلہ ان حرفون مین ضرور ہی وہ یہ ہی کہ اگر یہ حرف
ساکن ہون لفظ کے درمیان مین تو قلقلہ کیا جاوی جس طرح یَقۡطَعُوۡنَ قِطۡمِیۡرٍ یَبۡخَلُوۡنَ یَجۡعَلُوۡنَ
یَدۡخُلُوۡنَ اور اگر حرف قلقلہ کا وقف یعنی ٹھاؤ مین ہو تو قلقلہ زیادہ ظاہر کیا جاوے جسطرح
خَلَاقٍ صِرَاطٍ عَذَابٍ بَهِيۡجٍ شَدِيۡدٍ **فائدہ** اور قلقلہ اسواسطے نام پڑا کہ ان حرفونکی ادا کرنیکے وقت
مین گویا زبان کو جنبش ہوتی ہی خاصکر وقف کی حالت مین اور قلقلہ کے معنی لغت مین آواز
کرنے کے اور جنبش دینے کے ہین خلاصہ یہ کہ حرف قلقلہ کو سکون اور وقف کی حالت مین ذرا اسی
حرکت دیتے ہین نہ اسقدر کہ تشدید معلوم ہو اور نہ اسقدر حرکت دین کہ سکون جاتا رہے
نری حرکت ہو جاوے باقی قاری کو سننے سے تعلق رکھتا ہی

تیرھوین فصل

حرف استعلا
کے پڑھنے کے بیان مین حرف استعلا کے سات مین خ ص ض غ ط ق ظ جیسا کہ اوپر

گذر چکا استعلا اسواسطے نام پڑا کہ اُن کے ادا کرنے کے وقت زبان مُنھ کے اندر اوپر کی طرف
اُٹھتی ہی سو استعلا کے حروف پُر پڑھے جاوینگے خاص کر اُن مین سے جو حرف مطبقہ ہین
زیادہ پُر پڑھے جاوینگے مطبقہ حرف چار ہین ص ض ط ظ اِنکو مطبقہ اسواسطے کہتے
ہین کہ ان حرفون کے پڑھتے وقت زبان اوپر کے تالو مین لگتی ہی **چودھوین فصل**
مد کے بیان مین حرف مد کے تین ہین الف ۔ واو ۔ یای ساکن اور اُنکے ماقبل کی حرکت اُنکی
موافق یعنی الف کے ماقبل کو فتحہ اور واو ساکن کے ماقبل کو ضمہ اور یای ساکن کے ماقبل کو کسرہ
ہو سو حرف مد کے پاس ہمزہ آوے اور دونون ایک لفظ مین ہون تب مد کیا جاوی اور اُس مد کو
مد متصل اور مد واجب کہینگے جسطرح اُولٰٓئِكَ مَلٰٓئِكَةٌ جَآءَ شَآءَ جِيْٓءَ سُوْٓءَ اور جو اسکے مانند ہی اور
اگر وہ ہمزہ ایک لفظ مین ہو اور حرف مد کا دوسرے لفظ مین تو اُس مد کو مد منفصل کہینگے اور
منفصل مین مد اور قصر دونون جائز ہی جسطرح بِمَآ اُنْزِلَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَالُوْٓا اٰمَنَّا فِيْٓ
اُمِّهَا اور جو اسکے مانند ہی فائدہ مد متصل اور منفصل کو چار الف کے برابر کھینچتے ہین اور
الف کا اندازہ یا تو معتبر قاری کی قرأت کے سُننے سے معلوم ہوتا ہی یا اُنگلی بند کرنے سے
یعنی ہر الف کے واسطے ایک بار اُنگلی کو بند کرے نہ جلدی نہ آہستہ تو چار الفی مد مین چار بار
اُنگلی بند کرے اور تین الف کے مد مین تین بار اور ایک الف کے مد مین ایکبار بند کری اور
قصر کا اندازہ ایک الف کے برابر کھینچنے کا ہی اور جب حرف مد کے پاس حرف مدغم یعنی مشدد
آوے تو اُس مد کو مد ضروری اور لازمی کہینگے جس طرح وَلَا الضَّآلِّيْنَ حَآجَّهٗ قَوْمُهٗ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ
مَا مِنْ دَآبَّةٍ اور مانند اسکے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوی کہ جسکا سکون
وقف کی حالت مین باقی رہے اور جسکا سکون وصل یعنی آگے ملا کے پڑھنے مین بھی باقی رہے
تو اُس صورت مین مد کیا جاوے اور اُس کو مد لازمی کہینگے جسطرح آلْئٰنَ ءَآللّٰهُ فائدہ پہلی
مثال وقف کی ہی یعنی آلْئٰنَ کے لام کو آگے نہین ملاتے اور دوسری مثال وصل کی ہی یعنی
ءَآللّٰهُ کے لام کو سکون [illegible]

پاس ایسا حرف ساکن آوی جبکا سکون ذاتی ہو یعنی ایسا ہو کہ وقف اور وصل دونون حالت مین اُسکا
سکون جدا نہو تو اُسکا مد لازم خفیف کہتے ہین جس طرح الٓمٓ طٰسٓمٓ صٓ قٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ
اور اس مد کرنے کا سبب سکون ہی فائدہ یعنی اُن حرفون مین جن پر مد ہے حرف مدہ کا ہی
اور اُسکے بعد سکون ہی جسطرح لام مین الف حرف مدہ کا ہی اور میم پر سکون اور سین مین یا حرف
مدہ کا نون پر سکون اور نون مین واو حرف مدہ کا نون پر سکون تو ان حرفون کا سکون
ہرگز جدا نہین ہوتا چاہو وقف کرو چاہو ملا کے پڑھو جس طرح نٓ وَالْقَلَمِ نٓ وَالْقَلَمْ
دونون صورت پڑھنے مین حرف نون کے آخر مین جو نون ہی اُسکی آواز مین سکون بوجھا
جاتا ہی اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ جسکا سکون وقف کی حالت مین
باقی رہے اور وصل کی حالت مین نہ باقی رہے تو اس مین طول یعنی تین الف برابر اور توسط یعنی
دو الف برابر اور قصر یعنی ایک الف برابر تینون درست ہین جس طرح یَعْلَمُوْنَ نَسْتَعِیْنُ اور
مانند اسکے اور اسکو مد قاری کہینگے اور ہمارے واسطے یعنی قرآن پڑھنے والون کے واسطے
اور بھی مد ہین مد لازم مظہر اور مد لازم مدغم اور مد عارض مظہر اور مد عارض مدغم اور مد بدل اور
مد تمکین مثال مد لازم مظہر کی جس طرح حروف مقطعات اور حروف مقطعات یہ ہین الٓمٓ
الٓمٓصٓ الٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰسٓمٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ اور مثال مد لازم
مدغم کی جس طرح وَالصّٰٓفّٰتِ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور مانند اسکے اور مثال مد عارض مظہر کی
جسطرح الرَّحِیْمْ الدِّیْنْ اور مثال مد عارض مدغم کی الرَّحِیْمْ مّٰلِكِ وَالصَّیْفِ فَلْیَعْبُدُوْا
ابی عمرو کی قرأت مین یعنی ابو عمرو کی قرأت مین الرحیم کی میم کو ملک کی میم مین اور والصیف
کی فا کو فلیعبدوا کی فا مین ادغام کرتے ہین اور مثال مد بدل کی جسطرح اٰمَنَ اٰزَرَ
اٰتینا اور مانند اسکے اور مثال مد تمکین کی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ مَعَاذِیْرَهٗ اَلَّذِیْ
یُكَذِّبُ اور مانند اسکے اور حرف مد کا جو لین ہی یعنی حرکت ماقبل کی اُسکے موافق نہین ہی
سو مد کیا جاتا ہی وقف کی حالت مین اور وصل کی حالت مین نہین جسطرح خَوْفٌ بَیْتٌ

اَلضَّعِيفُ شَيْءٌ اور جو مانند اسکے ہی اور اللہ کا علم پورا اور ٹھیک ہی اور اُسی کی طرف سب کو پھر جانا
اور سب کا ٹھکانا ہی تمام ہوا ترجمہ زینۃ القاری کا خاتمہ علم تجوید مین ایک رسالہ مختصر
اور بڑا معتبر جو تمام عرب مین مشہور ہے عربی زبان مین تھا اُسکا ترجمہ ہندی زبان مین
خاکسار علی جونپوری مشہور کرامت علی نے کیا اور جابجا اُسکی شرح بھی دوسری
کتابون سے کردی اور جو بعضے مضمون سمجھ مین نہ آتے تھے تو اُسکو اپنے اُستاد قاریون
کے پیشوا حضرت سید ابراہیم بن محمد مدنی سے تحقیق کرکے ترجمہ کیا اور اس رسالے کا
نام مصنف نے نہ لکھا تھا تب اُسکو اُستاد موصوف سے پوچھا فرمایا زینۃ القاری
بعد اسکے سُننا چاہیے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ بیان مخارج حروف اور صفات حروف
کا اور حروف کی ادا کی رعایت کا نہ فرمایا اسواسطے اس خاکسار نے تین فصل مین معتبر کتابون سے
مثل جزری اور قواعد القرآن وغیرہ کے ان تینون کا بیان کردیا کہ لوگ اسکی لیے دوسری
کتاب کے محتاج نہون اسی مین اُسکو بھی پاوین ۱۵ پندرھوین فصل مخارج حروف کے
بیان مین مخارج یعنی نکلنے کی جگہ مخارج حروف یعنی حرفون کے نکلنے کے مقام
اب جاننا چاہیے کہ حروف تہجی کے مشہور تو اُنتیس ۲۹ ہین مگر لا کو چھوڑ کر اٹھائیس ۲۸ حروف کا بیان
کرتے ہین کیونکہ لا کوئی حرف علیحدہ نہین ہی بلکہ لام الف سے ملا ہی اور یہان منظور ہی اکیلے اکیلے حرفون
کا بیان مگر ہمزہ داخل ہی اُس بیان مین اور الف اور ہمزہ مین یہ فرق ہی کہ الف پر نہ کوئی حرکت
آتی ہی نہ جزم جس طرح مَا و لَا اور ہمزہ پر کبھی حرکت آتی ہی جس طرح اَللّٰہُ اور کبھی جزم جس طرح
یَأْمُرُ اب بیان مخارج کا مفصل سنو حلق مین تین مخرج ہین اقصیٰ یعنی حلق کی تمامی شکم کی طرف
اور اوسط یعنی بیچ حلق اور ادنیٰ یعنی حلق کا سرا مُنھ کی طرف ہمزہ اور ہا کا مخرج اقصیٰ حلق
ہی اور الف تو فقط ایک ہوا ہی کہ اندر سے نکلتی ہی اور اسی طرح واو اور یا جو مدہ ہوتے ہین وہ
بھی ایک ہوا ہین اور جو واو و یا مدہ نہین ہین اُنکے واسطے تو مخرج مقرر ہی جیسا کہ آگے آویگا
اور بعضون کے نزدیک الف کا مخرج بھی اقصیٰ حلق ہی اور اوسط حلق سے دو حرف

نکلتے ہین ع ح اور ادنی حلق سے دو حرف غ خ اور منھ مین دس مخرج اور اٹھارہ حرف
اُسنسے نکلتے ہین پہلا مخرج ق کا اقصاے زبان اور اقصا اوپر کے تالو کا یعنی شکم کی طرف
دوسرا مخرج ک کا اقصاے زبان اور اقصا اوپر کے تالو کا تھوڑا سا قاف کے مخرج سے
اوپر کی طرف یعنی منھ کی طرف ہٹ کے تیسرا مخرج ج ش ی کا زبان کے درمیان اور
اوپر کے تالو کے درمیان سے چوتھا مخرج ض کا زبان کے کنارے اور منھ کے کنج سے اور دانتون
کی گری کے پاس سے اور اس حرف کو دونون طرف سے پڑھ سکتے ہین مگر بائین طرف سے
بہت آسان ہی اور نقل ہی حضرت امیر المومنین عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالی عنہم سے
کہ یہ صاحبین دونون طرف سے خوب ادا کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی اسکے ادا کرنے کے
وقت چاہیے کہ منھ پر شکن پڑے پانچوان مخرج ل کا آخر زبان یعنی زبان کی نوک کے پاس سے اور
اوپر کے تالو سے چھٹا مخرج ن کا زبان کے سر اور اوپر کے دانتون کے نیچے سے اور اوپر کے تالو کے
پاس سے اور دماغ سے ساتوان مخرج ر کا زبان کے سر اور اوپر کے دانتون کے اندر سے اور
مخرج اُسکا نون کے مخرج کے پاس ہی آٹھوان مخرج ط د ت کا زبان کے سر اور اوپر کے
دانتون کی جڑ سے نوان مخرج ظ ذ ث کا زبان کے سر کی تیزی یعنی زبان کی نوک اور اگلے
دانتون کے کنارے یعنی باڑھ سے دسوان مخرج س ص ز کا زبان کی نوک اور اگلے دانتونکی درمیان
سے اور ہونٹھ مین دو مخرج ہین اور اُس سے چار حرف نکلتے ہین پہلا مخرج ف و کا نیچے کے
ہونٹھ کے اندر اور اوپر کے دانتون کے کنارے سے دوسرا مخرج ب م کا دونون
ہونٹھون کے بیچ مین سے اور دماغ مین ایک مخرج ہی اُس سے دو حرف نکلتے ہین ن اور م
اور یہ نون اور میم دماغ سے کب نکلتے ہین جب سکون اور اخفا کی حالت مین ہون سولھوین
فصل بیان مین حرف کی رعایت کرنے کے یعنی اُسکے نگاہ رکھنے کا بیان کہ اپنے مقام
سے ادا ہو اب جاننا چاہیے کہ لحن دو قسم ہی جلی اور خفی لحن جلی کہتے ہین اعراب جو کہنے کو یا لفظ
مین اُسکی اصل سے کچھ زیادہ کم کرنے کو اور لحن خفی کہتے ہین حرف کی مخرج چھوڑنے کو اسطرح پر کہ

حرف اپنے مخرج سے نہ ادا ہو تو قاری کو چاہیے ث اور ص اور س مین اور ذ اور ز
اور ض اور ظ مین اور ت اور د اور ط مین اور ح اور ہ مین اور ق اور
غ مین فرق کرے تاکہ اُن کے مخارج آپس مین مل نجاوین اور دوسرے اس بات کا
خیال رکھے کہ جہان دُو حرف ایک مثل کے آوین خواہ دونون ایک لفظ مین ہون مگر
متحرک ہون مانند وَجُهَهٗ کے خواہ دو لفظ مین مانند فَطَبَعَ عَلٰی کے تو ایسے مقام مین چاہیے
کہ ایسا پڑھے کہ ادغام نہو جاوے یا دُو مین سے ایک گر نجاوے اور اس کا بھی خیال
رکھے کہ جہان دُو حرف ایسے آوین کہ جنکا مخرج پاس پاس ہو مانند اَلَمْ اَعْهَدْ اور تَطَوَّعَ
خَيْرًا کے تو اُنکو جدا جدا ادا کرے اور ہمزہ کو خوب ادا کرے اور قاریون نے کہا ہی کہ ہمزہ کے
ادا کرتے وقت چاہیے کہ ناف ہل جاوے اور جہان دو ہمزہ مفتوح ایک کلمہ مین آوین مانند
ءَاَنْذَرْتَهُمْ اور ءَاَنْتُمْ کے تو چاہیے کہ ہمزہ کو بخوبی ادا کرے کہ سُست نہ پڑھے جاوین
فائدہ یعنی دو ہمزہ دو کلمہ مین آوین پہلا مفتوح ہو اور دوسرا مکسور تو پہلے ہمزہ کو تسہیل الف سے
کرینگے جس طرح تَضَعَ اَلٰی اور اگر وہ ہمزہ مکسور ہو تو تسہیل یا سے کرینگے جس طرح بِالسُّوْٓءِ اِلَّا
اور اگر وہ ہمزہ مضموم ہو تو تسہیل واو سے کرینگے جس طرح سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ اور تسہیل لغت مین
سہل اور آسان کرنے کو کہتے ہین ت جب پُر حرف کے پہلے آوے تو ایسی کوشش کرے کہ
باریک اور نازک ادا ہو جیسا بَاطِلَ اور بَغِيَ اور بَرْقٌ کہے اور اَبْصَرْتَ کو ادا کرتے وقت خیال
رکھے کہ تا دال نہو جاوے خاصکر جسوقت کہ ساکن ہو مانند ثَقُلَتْ کے اگر ت پُر حرف کے
قبل آوے مانند تَرَكَ و مُسْتَطِيْرًا و تَصْلٰی کے تو ایسے مقام مین خوب خیال رکھے ایسا
نہو کہ وہ بھی پُر ہو جاوے اور اگر ت ساکن کے بعد را یا لام یا نون آوے مانند فَتْرَةٍ
يَتْلُوْا كَانَتْ لَهُمْ فِتْنَةٌ کے تو خوب ادا کرے اور ث کو کہ ضعیف یعنی بہت ہلکا حرف
ہی جب ساکن ہو تو خوب رعایت کرکے ادا کرین خاصکر جب اُسکے بعد اُسکے پاس کے
مخرج کا حرف آوے مانند لَبِثْتُمْ لَبِثْنَا و رِثْ سُلَيْمَانُ مِثْلَ اَيْدِيْكُمْ اَثْمَرَتْ حَدِيْثُ ضَيْفِ

اِبْرٰهِيْمَ حَيْثُ شِئْتُمْ کے تب خوب ادا کرے اور اظہار کرکے پڑھے ج کو نگاہ رکھنا چاہیے
تاکہ مشابہ شین یا زاے فارسی یعنی ژ کے نہو جاوے علی الخصوص جبکہ ساکن ہو اور بعد
اُسکے ت یا د یا ذ یا ز یا س یا ن یا ہ آوی جس طرح يَجْتَنِبُوْنَ اَجْدَرُ مُجْدُوْذٍ اَجْرُهُمْ
رِجْسٌ تَجْرِيْ اَخْرَجْنَا وِجْهَةٌ ح کو بخوبی حلق کے درمیان سے ادا کرنا چاہیے تاکہ
ہا نہو جاوے اور اگر اُسکے بعد حرف استعلا کا آوے تو خوب خیال کرکے ادا کرے جسطرح
اَحَطْتُ حَصْحَصَ الْحَقُّ خ کو خوب خیال رکھے جس مین پُر ادا ہو اور غین اور قاف مین
مل نہ جاوے یعنی اُسمین غین اور قاف کی بو نہ آوے د کے ادا کرنے مین خوب خیال
رکھنا چاہیے تاکہ ت نہو جاوے خاصکر ز کے بعد جو آوے مانند وَازْدُجِرَ کے اور اگر
د ساکن ہو اور بعد اُسکے ت یا ج یا ن یا ذ آوے تو اُسکو بخوبی ادا کرے اور
زبان کو ذرا سا کنپاوے جس طرح يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا قَدْ جَعَلَ وَجَدْنَا كٓهٰيٰعٓصٓ
ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ ذ ساکن جب ت یا ن کے پہلے آوے تو بخوبی ادا کری جسطرح
نَبَذْتُهَا اَخَذْنَا ر کو ایسا ادا کرے کہ اُس کی صفت تکرار کی نہ جاتی رہے یعنی ر مین
جو صفت تکرار کی یعنی دوہری آواز نکلتی ہے وہ جانے نہ پاوے پر بھی ہو اور صفت
تکرار کی بھی باقی رہے خاصکر جب مشدد ہو جس طرح اَلْبَرُّ الرَّحِيْمُ ز کو خوب خیال رکھے
کہ س سے نہ مل جاوے خاصکر جس وقت کہ ساکن ہو اور بعد اُسکے ت یا ج یا د یا ذ یا ق
یا ک یا ل یا ن آوے جس طرح كَنَزْتُمْ مُزْجٰةٍ تَزْدَرِيْ وِزْرَكَ رِزْقًا اَزْكٰى
لَيُزْلِقُوْنَكَ مِنَ الْمُزْنِ س کو خوب ادا کرنا چاہیے تاکہ مشابہ ز یا ض کے نہو جاوے
خاصکر جب س ساکن ہو اُسکے بعد ب یا ت یا ج یا ط یا ن آوی جس طرح يُسَبِّحُوْنَ
مُسْتَقِيْمَ الْمَسْجِدِ يَسْطُرُوْنَ الْحُسْنٰى ش کو چاہیے کہ خوب ادا کری تاکہ ج یا ز نہو جاوے
خاصکر جب ساکن ہو جس طرح يَشْتَرُوْنَ ص کو نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ ذ کی بو نہ آجاوے
مانند حَرَصْتُمْ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ کے خاص کر جب کہ اُسکے بعد د آوے جسطرح اَصْدَقُ يَصْدُرُ

اور صِرَاطَ کے لفظ کو خوب ادا کرے جس مین تینون حرف پُر ادا ہون ضؔ کو کہ سب حرفون سے
زبان پر مشکل ہی چاہیے کہ خوب ادا کرے تاکہ مشابہ ظؔ یا دؔ یا زؔ کے نہو جاوی خاصکر اسطرح
کے لفظ مین اَنْقَضَ ظَهْرَكَ فَمَنِ اضْطُرَّ يَعَضُّ الظَّالِمُ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ وَاغْضُضْ يَغْضُضْ
طؔ جو سب حرفون مین بڑا پُر ہی اُسکو خوب نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ مشابہ تؔ کے نہو جاوے
خاصکر جہان کہین کہ سؔ اور تؔ کے درمیان ہووے مانند بَسَطْتَ یا اُسکے پہلے تؔ ہو
مانند فَتَطْمَعُوْنَ کے یا اُسکے بعد تؔ آوے مانند اَحَاطَتْ اور قِطْرَتْ اور فَرَّطْتُّمْ
اور بَسَطْتَّ اور اَحَطْتُّ ایسے لفظون مین چاہیے کہ ایسا پڑھے کہ باوجود ادغام طؔ کے مین اطباق
اور استعلا کی صفت بھی باقی رہے اور تؔ کے تسفل اور ہمس کی صفت کا خیال رکھے فائدہ
اطباق استعلا تسفل ہمس کے معنی قریب ہی کہ صفات حروف کی فصل مین بیان کرینگے
ظؔ کو خوب نگاہ رکھے کہ ضؔ اور زؔ اور ذؔ کی بو نہ آوے خاصکر جسوقت کہ اُسکے بعد تؔ ہووے
مانند اَوَعَظْتَ کے عؔ کو پُر نہ پڑھنا چاہیے اور اگر اُسکے بعد غؔ آوے تو ایسا ادا کرے کہ ادغام
نہو جائے جسطرح وَاسْمَعْ غَيْرَ اور اگر مشدد ہو تو خوب ادا کرے مانند يَدَّعُوْنَ يَدُعُّ کی عؔ کو نگاہ رکھنا
چاہیے تاکہ خؔ یا قؔ کی بو نہ آجاوے خاصکر جسوقت کہ ساکن ہو جسطرح يَغْشٰى وَاسْتَغْفِرْهُ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ وَلَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا ضِغْثًا قؔ کو اچھی طرح ظاہر کرکے پڑھے تاکہ بؔ اور بھؔ نہو جاوے
خاصکر جسوقت کہ اُسکے بعد مؔ یا بؔ ہو مانند تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اَنْ نَّخْسِفَ بِهِمُ الْ کے قؔ کو ایسا ادا کرنا
چاہیے کہ اُسکی صفت استعلا کی نہ جانے پاوی اور غین کی بو نہ آجاوی اور کاف کے مشابہ نہو جاوی
خاصکر جسوقت کہ اُسکے بعد کاف آوی مانند خَلَقَكُّمْ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ کے كؔ کو نگاہ رکھنا چاہیے
کہ کھؔ نہو جاوی خاصکر جسوقت دو کاف آوین مانند يُشْرِكُكُمْ کے یا اُسکے بعد حروف مہموسہ
آوے تب بھی خوب لحاظ سے ادا کرے جسطرح اِسْتَكْثَرَ لؔ کو باریک اور نازک ادا کرنا چاہیے
خاصکر جس مقام مین کہ حرف استعلا کے پاس آوی جس طرح ظَلَّ ضَلَّ يَصْلٰى الصَّلٰوةَ اِخْتَلَطَ
يُسَلِّطُهُمْ جَعَلَ اللّٰهُ شَغَلَ اور مانند جَعَلْنَا قُلْنَا قُلْتُمْ قُلْ نَعَمْ هَلْ يَعْلَمُ غَلِظَ مِلْءُ مَا جَاءَ الْخَالِدُ

کے چاہیے کہ خوب لحاظ سے ادا کرے کہ لام صاف نکلے ہ کو ایسا ادا کرے کہ پُر نہو جاوے خاصکر
جسوقت کہ اُسکے بعد پُر حرف آوے جسطرح مَخْمَصَةٍ مَرَضٌ مَا اللّٰهُ ن کو چاہیے کہ محافظت
کرے جس مین پُر نہو جاوے خاصکر جسوقت کہ ساکن ہو اُسوقت خوب لحاظ کرین کہ اخفا نہو جائے
بلکہ زبان پر ادا ہووے جسطرح اَلْعَالَمِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ تو ایسے مقام پر اخفا نہو کیونکہ یہ مقام اخفا کا
نہین ہے اخفا کا مقام تو اور ہے جیسا کہ گذر چکا و جب مضموم ہو یا مکسور ہو تب اس طرح محافظت
کرے جسمین خوب ادا ہو جسطرح تَفَاوُتٍ وِجْهَةٌ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ خاصکر جسوقت کہ دو واو
اکٹھا آوین اُسوقت خوب محافظت کرے جاننا چاہیے کہ اکٹھا ہونا دو واو کا پانچ طرح
پر ہے پہلے یہ کہ پہلا واو ساکن اور دوسرا متحرک اور حرکت ماقبل پہلے واو کی اُس کے
موافق نہو یعنی ضمہ نہو تو اُس جگہ ادغام کرنا چاہیے جسطرح اَوْ وَّزَنُوْهُمْ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا دوسرے
یہ کہ پہلا واو ساکن اور ماقبل اُسکا مضموم ہو تو چاہیے کہ ایسے مقام مین دونون ہونٹھونکو ملاوین
جسمین واو درست ادا ہو اور اظہار بھی کرے جسطرح اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا اور اسی طرح اُس واو کو بھی
ادا کرے جو ہاے ضمیر کے بعد آوے جسکو ملاتے ہین اور ملانے کی معنی گذر چکے جسطرح
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا تیسرے یہ کہ پہلا واو متحرک ہو اور دوسرا ساکن اور حرکت پہلی واو
کی اُسکے موافق ہو یعنی پہلے واو کو جو متحرک ہے ضمہ ہو جسطرح اس واو پر ہے وُوْرِيَ يَلْوُوْنَ
تو ایسے مقام مین بھی دونون واو کو خوب ادا کرین چوتھے یہ کہ دونون واو خوب متحرک ہون
جسطرح وَوَجَدَكَ وَوَضَعَ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ پانچوین یہ کہ پہلا واو مشدد ہو اور دوسرا متحرک
جسطرح بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ تو ان سب مقام مین واو کو خوب ادا کرے ہ کو احتیاط کرنا چاہیے
تاکہ ح کی بو نہ آوے خاصکر جسوقت کہ اپنے قریب المخرج حرف کے پاس آوے جسطرح وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا
مَعَهُمْ سَبِّحْهُ ی کو احتیاط کرنا چاہیے کہ خوب پاکیزہ اور آسان ادا ہو اب جاننا چاہیے کہ اکٹھا آنا دو
یا کا چار طرح پر ہے۔ ایک یہ کہ پہلی یا ساکن ہو دوسری متحرک اور حرکت پہلی یا کی ماقبل کی اُسکی موافق ہو
یعنی کسرہ ہو تو اسکو اظہار کرنا چاہیے یعنی صاف ظاہر کرے تاکہ ادغام نہو جاوے جسطرح فِيْ يَوْمٍ

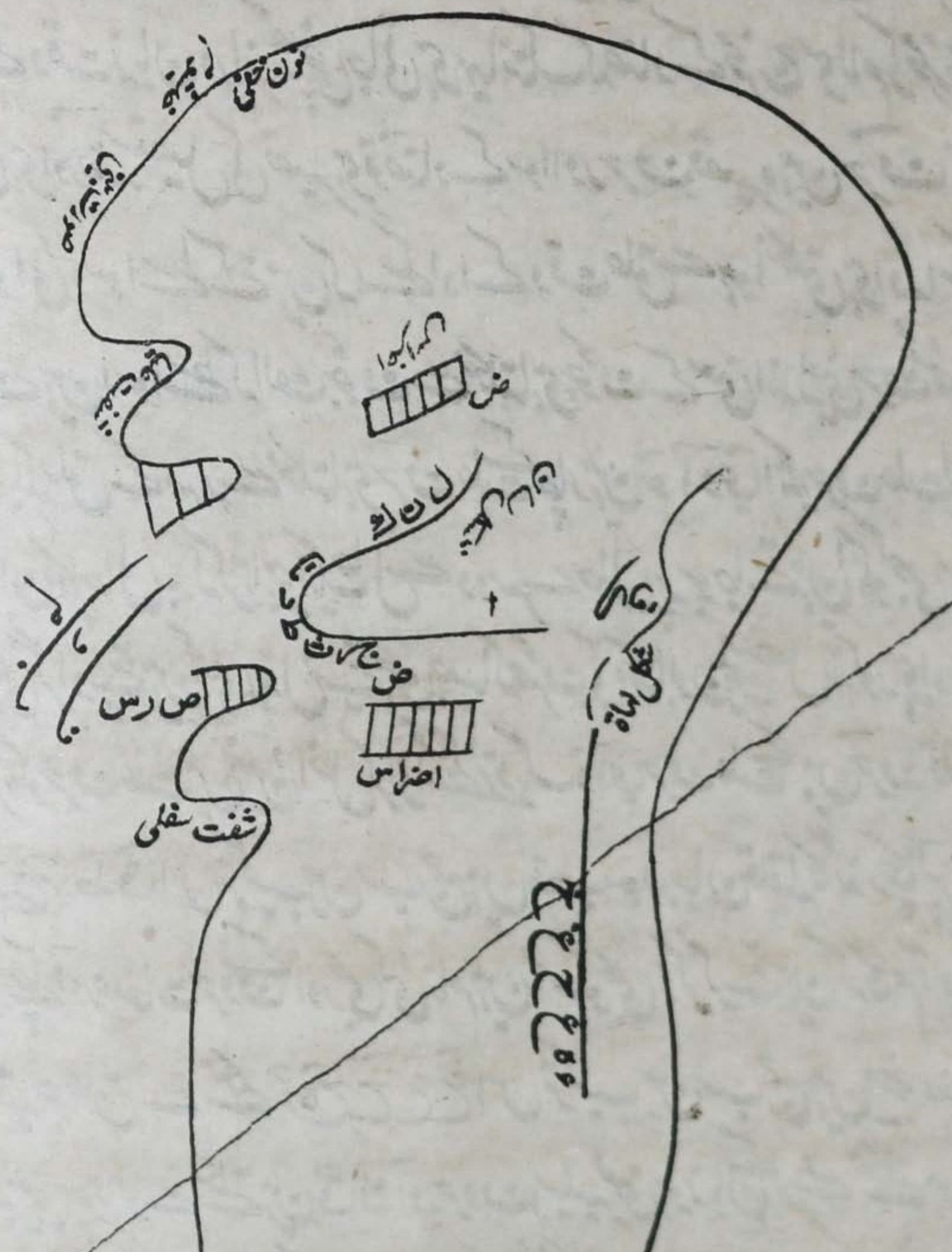
فِيْ يَوْمِهٖ اور اسی طرح پڑھین اُس یا کو جو بعد ہاے ضمیر کے جسکو ملاتے ہین آوے جسطرح
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ دوسرے یہ کہ پہلی یا متحرک ہو اور دوسری ساکن اور حرکت اُسکی اُسکے
موافق نہو جسطرح اَلْحُسْنَيَيْنِ تیسرے یہ کہ دونون یا متحرک ہون جسطرح فَلَنُحْيِيَنَّهٗ چوتھے
یہ کہ پہلی یا مشدد ہو اور دوسری متحرک جس طرح وَلِيِّيَ اللّٰهُ لِاَيِّ يَوْمٍ ان سب صورتون مین
دونون کو خوب درست ادا کرنا چاہیے فائدہ حرف بوف کے یہ ہین ب و ف اگر انمین سے ایک
حرف میم ساکن کے بعد آوے تو میم کو اظہار کرتے ہین یعنی اُس میم کو پڑھتے وقت حرکت
ضمہ کا اشارہ کرتے ہین جس طرح عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَاَقِمْ وَجْهَكَ هُمْ فِيْهَا فَقُمْ
فَاَنْذِرْ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ لیکن میم کے بعد جو حرف بوف مین سے ب
آوے تو اُسکے اظہار پڑھنے اور اظہار نہ پڑھنے مین خلاف ہے بعضے اظہار کرتے ہین
بعضے نہین ستر ھوین فصل حرفون کی صفات کے بیان مین اب جاننا چاہیے کہ حرفون کی جو
صفات ہین تو ہر صفت کی ضد بھی مقرر ہی ضد کے معنی اُلٹے یعنی بعضے حرفون کے واسطے ایک صفت
مقرر ہی اور بعضے کے واسطے اُسکی اُلٹی صفت مقرر ہی مثلاً بعضے حرفون کی صفت نرم ہی تو
بعضون کی صفت کڑی اور بعضون کی صفت دبی آواز ہی تو بعضون کی بلند آواز اب سب کا
بیان دل لگا کے سنو حرف مہموسہ دس ہین ت ث ح خ ش ص س ف ک ہ ہمس کے
معنی لغت مین دبی آواز کے ہین تو ان حرفون مین چونکہ دبی آواز ہوتی ہی یعنی انکے مخارج
پران کے ادا کے وقت ٹھہر نہین سکتا بلکہ سانس جاری رہتی ہی بسبب انکی کمزوری کے اسواسطے
انکا نام مہموسہ رکھا گیا اور وہ حرف اس ترکیب مین سب جمع ہین فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتَ اور ضد
ان مہموسہ حرفون کی مجہورہ ہی کہ اُنکے ادا کے وقت اُنکے مخارج پر ٹھہر سکتا ہی اور سانس ٹھہر جاتی ہی
تو دس۱۰ مہموسہ ہوے اور باقی اُنیس۱۹ حرف مجہورہ ہین اور وہ یہ ہین ا ء ب ج د ذ ر ز ض ط ظ ع
غ ق ل م ن و ي اوپر جو لکھا کہ اُنتیس۲۹ حرف تہجی کے ہین اُسمین لام الف نکل گیا رہے
اٹھائیس۲۸ اور یہان دس حرف مہموسہ تھے اور پھر اُنیس۱۹ مجہورہ تو ہمزہ اور الف کو یہان احد احدا

کر کے دو حرف ٹھہرایا اسواسطے اُنیس ۱۹ ہوے نہین تو اٹھارہ ۱۸ ہی ہوتے اور وہان ہمزہ
اور الف کو ایک ٹھہرایا تھا اور حرف شدیدہ آٹھ ہین ء ب ت ج د ط ق ک
شدت یعنی سختی شدیدہ سخت حرف یعنی وہ حرف کہ جو زور والے ہین ایسے کہ اُنکی قوت کے
سبب آواز جاری نہین ہوتی بلکہ ٹھہر جاتی ہے اور حرف شدیدہ اس ترکیب مین سب
جمع ہین اَجِدْ قَطٍ بَکَتْ اور ضد شدیدہ حرفون کی رخوہ ہی یعنی نرم اور وہ پندرہ ۱۵ حرف
ہین ث ح خ ذ ز س ش ص ض ظ غ ف و ہ ی اور پانچ حرف ہین کہ شدیدہ اور
رخوہ کے بیچ مین ہین ر ع ل م ن اس ترکیب مین سب جمع ہین لِنْ عُمَرْ اور حرف مدہ
کے تین ہین اس ترکیب مین سب جمع ہین وای اور ان کو حرف مدہ کا اسواسطے کہتے
ہین کہ ان ہی مین مدہ ہوتا ہی ان کے سوا دوسرے حرف مین نہین ہوتا اور مد معنی دراز اور
کھینچ کے پڑھنا اور ضد مد کے مقصورہ ہین تو ان تین حرفون کے سوا سب مقصورہ ہین یعنے
کھینچ کے نہین پڑھے جاتے بلکہ چھوٹی آواز سے پڑھتے ہین قصر کے معنی کوتاہ پڑھنا حرف
مستعلیہ سات ہین خ ص ض ط ظ غ ق جیسا کہ اوپر گذر چکا اُن کو حرف استعلا اسواسطے
کہتے ہین کہ انکے پڑھتے وقت زبان مُنھ مین اوپر کیطرف بلند ہوتی ہی استعلا کے معنی بلندی
کو جانا اور ضد استعلا کی مستفلہ ہین مستفلہ کے معنی نیچے ہونے والے تو حرف استعلا کی سوا سب حرف مستفلہ
ہین اور حرف مطبقہ چار ہین ص ض ط ظ ان کو مطبقہ اسواسطے کہتے ہین کہ انکے پڑھتے وقت
زبان اوپر کے تالو مین لپٹتی ہی اور ضد ان حرفون کی منفتحہ ہین تو باقی سب حرف منفتحہ ٹھہرے
منفتحہ کے معنی کشادہ منفتحہ اسواسطے نام رکھا کہ اُنکے پڑھنے مین زبان کشادہ رہتی ہے
حروف صفیرہ تین ہین ز س ص صفیرہ لغت مین چڑے کی آواز کو کہتے ہین اُن حرفونکو صفیرہ
اسواسطے کہتے ہین کہ انکے پڑھتے وقت مُنھ مین ایک آواز ظاہر ہوتی ہی مانند آواز گنجشک کے جس کو
ہندی مین گوریا کہتی ہین اور ضد حروف صفیرہ کی جرسیہ ہین جرس کے معنی بڑی آواز تو باقی حرفون مین
بڑی آواز ہی اسواسطے جرسیہ نام پڑا حرف تفشی ایک ہی ش تفشی کے معنی لغت مین کشادگی اور

پھیل جانے کی ہین تفشی اسکا نام اسواسطے پڑا کہ اسکے پڑھتے وقت منھ مین ایک آواز ظاہر ہوتی ہی اور
زبان پر چھتر جاتی ہی اور حرف منحرفہ دو ہین ل ر منحرفہ کی معنی پھرنیوالے انکو منحرفہ اسواسطے کہتی ہین کہ پڑھتے
وقت یہ حرف اپنی مخرج سے پھر جاتے ہین لام تو اپنے مخرج سے پھر کے نون کے مخرج کے پاس پہونچتا ہی
اور راء اپنے مخرج سی پھر کے لام کے مخرج کے پاس پہونچتی ہی اور حرف را مین صفت تکرار کی بھی ہی
تکرار کے معنی دوہرانے اور دو بار کہنے کے ہین گویا کہ راء کے پڑھتے وقت تشدید سی معلوم ہوتی ہی
اس سبب سے کہ راء مین نہایت قوت ہی اور ضد منحرف کی ثابت ہین یعنی اپنے مخرج پر قائم رہنی والی ہین تو لام
اور راء کے سوا سب حرف ثابت ہین اور ضد تکرار کی عدم تکرار یعنی تکرار کا منعدم ہونا پس راء کے سوا
سب حرف ہین عدم تکرار ہی حرف مستطیل ایک ہی ض مستطیل بمعنی دراز اسکو مستطیل اسواسطے کہتی ہین کہ
اسکے ادا کے وقت زبان دراز کھینچی جاتی ہی یہانتک کہ ضاد کے مخرج سی لام کی مخرج کی پاس
زبان پہونچتی ہی اور ضد مستطیل کی قصیر ہی تو ضاد کے سوا اور حرف قصیرہ ہین حرف ہوائی
ایک ہی ا ہوائی اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے ادا کے وقت حلق سے ہوا نکلتی ہی اور اسکو حرف
جوفی بھی کہتے ہین اسواسطے کہ الف جوف سے نکلتا ہی جوف کے معنی اندر یعنی حرف منھ مین سے
نہین نکلتا بلکہ حلق کے اندر سے نکلتا ہی حرف علت کے چار ہین ء ا و ی انکو حرف علت اسواسطے
کہتے ہین کہ ان کا حال بدلہ کرتا ہی ایک حال سے دوسرے حال پر ہو جاتے ہین انکو کبھی ساکن
کرتے ہین کبھی گرا دیتے ہین کبھی بدل دیتے ہین جیسا کہ صرف کی کتابون مین مفصل مذکور ہی اور علماء
عربیت کی ہمزہ کو حرف علت مین نہین داخل کرتی انکے نزدیک وا ی حرف علت کے ہین حرف قلقلہ کے
پانچ ہین ب ج د ط ق اس ترکیب مین سب جمع ہین قطب جد بیان قلقلہ کا گذر چکا پس صفات
حروف کی ہو چکے اور صفات حروف کے اور بھی کئی نام ہین اسکو بھی ذکر کرتے ہین کہ کام آوے
حروف حلقیہ جو حلق سے نکلے ء ہ ح خ ع غ اس ترکیب مین سب جمع ہین اخ عغہ اور
حروف لہویہ یعنی جو تالو سے نکلتے ہین ق ک اور حروف اسلیہ یعنی جو زبان کے سر سے نکلتے ہین ص

جو مُنھ کے اندر سے نکلتے ہین ج ی ش اور حروف تشویہ یعنی جو مسوڑھون سے نکلتے ہین ز ل ن
اور حروف لطعیہ یعنی جو مُنھ کے شکم اور تالو سے نکلتے ہین ط ت د اور حرف خفویہ یعنی جو زبان
کے کنارے سے نکلتا ہی اُسکو ضرسیہ بھی کہتے ہین ض اور شفویہ یعنی جو ہونٹھ سے نکلتے ہین
ب م ق اور واسطے خوب دریافت ہونے حال مخارج کے اس جگہ شکل وہان مع مقام
مخارج حروف لکھدیے گئے تاکہ ناظرین رسالہ اور شائقین علم قرأت کو نہایت آسانی کا
ذریعہ حاصل ہو اور بمجرد دیکھنے نقشہ وہان کے مخارج حروف سی آگاہی کامل ہو اور وہ صورۃ المخارج یہ ہی

صورۃ المخارج



بیان اوقاف کا جو قاری کو ضرور ہین ۵ اسمین وقف کرنا بقدر دم لینے کے ضروری ہی
لٓا وقف کرنا یا نکرنا دونون جائز ہے م وقف کرنا لازم ہے والّا معنی کے فرق ہونے
سے گنہگار یا کافر ہوگا ط وقف مطلق کی علامت ہی ج وقف کرنا یا نہ کرنا دونون جائز ہی
مگر وقف بہتر ہی ز تھوڑا سا وقف کرنا جائز ہے ص وقف کرنے مین اختیار ہے اگر کرے
تو جائز ہے اور نہ کرے تو بھی جائز ہے ق بعض کے نزدیک وقف ہی اور بعض کے نزدیک
وقف نہین ہے وقفہ سکتہ کی علامت ہے قف قاری کو گمان ہووے کہ یہان وصل
کرنا چاہیے سو اُسکو ہوشیار کیا جاتا ہے کہ مت وصل کر ٹھہر جا صل وصل کرنیکی علامت ہی اور
وصل کرنا بہتر ہی صلے وصل کرنا بہتر ہی س سکتہ کوتاہ کی علامت ہی ک علامت اس بات کی
ہی کہ جو وقف اوپر گذرا یہان بھی ہی اور وہ مختصر ہی لفظ کذلک کا اور جس جگہ دو علامت
ہووین وہان اوپر کی علامت کا اعتبار ہے نہ نیچے کی علامت کا جیسا ج اس جگہ جائز کا حکم
جاری ہوگا اور اسی طرح پر اور علامتون مین بھی لحاظ رہے۔ قرآن شریف کی جن لفظون کے
زیر و زبر مین غلط پڑھنے سے کفر ہوتا ہی اُسکا بیان جاننا چاہیے کہ تمام کلام اللہ مین سترہ
مقام ایسے ہین کہ زیر کی جگہ پر اگر پیش یا زبر پڑھے اور پیش کی جگہ پر زیر یا زبر پڑھے اور
زیر کی جگہ پر پیش یا زبر پڑھے تو کافر ہووے نعوذ باللہ من ذلک اور اُس پڑھنے والے
کے کفر مین تمام علما کا اتفاق ہے اس لیے ہمنے اُن مقامون کی تفصیل لکھدی تا کہ
تلاوت کرنے والے اس بلائے عظیم سے بچین پہلا مقام سورۂ فاتحہ مین اگر اَنْعَمْتَ
کی تا پر پیش پڑھے تو کافر ہووے دوسرا پارۂ الٓمٓ سورۂ بقرہ کے ۱۵ رکوع مین اگر وَ
اِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖیمَ رَبُّہٗ کی با پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۳ پارۂ سیقول سورۂ بقرہ
کے ۱۶ رکوع مین اگر قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ کی دال ثانی کو پیش کی جگہ پر زبر پڑھے
تو کافر ہووے ۴ تلک الرسل سورۂ بقرہ کے ۳ رکوع مین اگر وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ کے
عین پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۵ پارۂ ۶ سورۂ نساء کے ۲ رکوع مین اگر ...

مُخَبِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۶ پارہ ۱۰ سورہ توبہ کے ۱ رکوع مین اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ کی ہا کو کسرہ پڑھے تو کافر ہووے ۷ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل کے ۲ رکوع مین اگر وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۸ پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ کے ۱۶ رکوع مین اگر وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ کی با پر پیش پڑھے تو کافر ہووے ۹ پارہ ۱۸ سورہ انبیا کے ۶ رکوع مین اگر اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تا کو فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۰ پارہ ۱۹ سورہ شعرا کے ۱۵ رکوع مین اگر لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۱ پارہ ۲۲ سورہ فاطر کے ۱۶ رکوع مین اگر اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا کی ہا ے لفظ اللہ پر پیش پڑھے تو کافر ہووے ۱۲ پارہ ۲۳ سورہ صافات کے ۶ رکوع مین اگر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْھِمْ مُّنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۳ پارہ ۲۸ سورہ حشر کے ۶ رکوع مین اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ کے واو پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۴ پارہ ۲۹ سورہ حاقہ کے ۶ رکوع مین اگر لَا یَاْکُلُہٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ کے ہمزہ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۵ پارہ ۲۹ سورہ مزمل کے ۱۳ رکوع مین اگر فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ کے نون پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۶ پارہ ۲۹ سورہ والمرسلات کے ۲۲ رکوع مین اگر فِیْ ظِلٰلٍ کی ظا پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۷ پارہ ۳۰ سورہ والنازعات کے ۲ رکوع مین اگر اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے

تمت زینۃ القاری بعون الباری

تمت

رسالۂ معروف | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | بہ مخارج الحروف

سب تعریف اللہ کے واسطے ثابت ہی اور صلوٰۃ ورحمت بیشمار ہمیشہ اللہ سبحانہ نازل کرے اپنے نبی اور اپنے مقبول پر کہ ساری مخلوقات سے اُنکو پسند اور قبول کر لیا ہی وہ نبی مقبول محمد ہین اور اُنکے آل اور اصحاب پر اللہ سبحانہ باران رحمت کا برساوے اور قرآن کے قاریون پر اور قرآن کے دوستدارون پر باران رحمت کا برساوی بعد اسکے علی جونپوری فائدۂ عام کے واسطے حروف قرآنی کے مخارج کا بیان اس طور پر کرتا ہے اور اُسکا ایک نقشہ بطرز جدید اس طرح سے لکھتا ہی کہ ہر ایک کی سمجھ مین بآسانی آجاوے اور بسبب مختصر ہونے کے ہر کوئی ان ورقون کو اول سے آخر تک دیکھ جائے اور یاد کرے اور حروف کے صفات اور تجوید کے سارے قاعدون کے دریافت کرنے کا جسکو شوق ہو وہ شرح ہندی جزری وغیرہ کتابون مین دیکھے مخرج حرفون کے معتبر قول کے موافق سترہ ہین اور مخرج کے پہچاننے کا طریق یہ ہی کہ جس حرف کا مخرج دریافت کرنا ہو اُسکو ساکن کرے اور اُسکے شروع مین ہمزہ ملاوی جسطرح سی اَب اَج تب جس مقام مین آواز موقوف ہو وہی اُس حرف کا مخرج ہی اب ہم مخرج کا بیان مقدمۂ جزری اور اُسکی معتبر شرح کے موافق شروع کرتے ہین **پہلا مخرج** حلق اور مُنھ کا جوف یعنی درمیان اور خالی پن ہی سو الف حرف جوف کا ہی کہ معلق جوف سے نکلتا ہی اور مُنھ کے کسی جزو سے لگاؤ نہین رکھتا اور الف کی دونون بہن کہ واو اور یا ہین وہ دونون بھی جوف سے نکلتے ہین اور یہ الف اور واو اور یا تینون مد کے حروف ہین کہ ہوا پر تمام ہوتے ہین اب جاننا چاہیے کہ جسوقت واو ساکن ہو اُسکے پہلے پیش اور یا ساکن ہو اُسکے پہلے زیر تب انکو مدہ اور حروف ہوائیہ بولتے ہین اور الف ہمیشہ مدہ رہتا ہی یعنی خود ہمیشہ ساکن رہتا ہی اور اُسکے پہلے زبر ہوتا ہی تو یہ تینون حروف مد کے ہین کہ اُنکی آواز ہوا پر تمام ہوتی ہی مُنھ اور حلق کے کسی جزو پر نہین ٹھہرتی سو الف کا

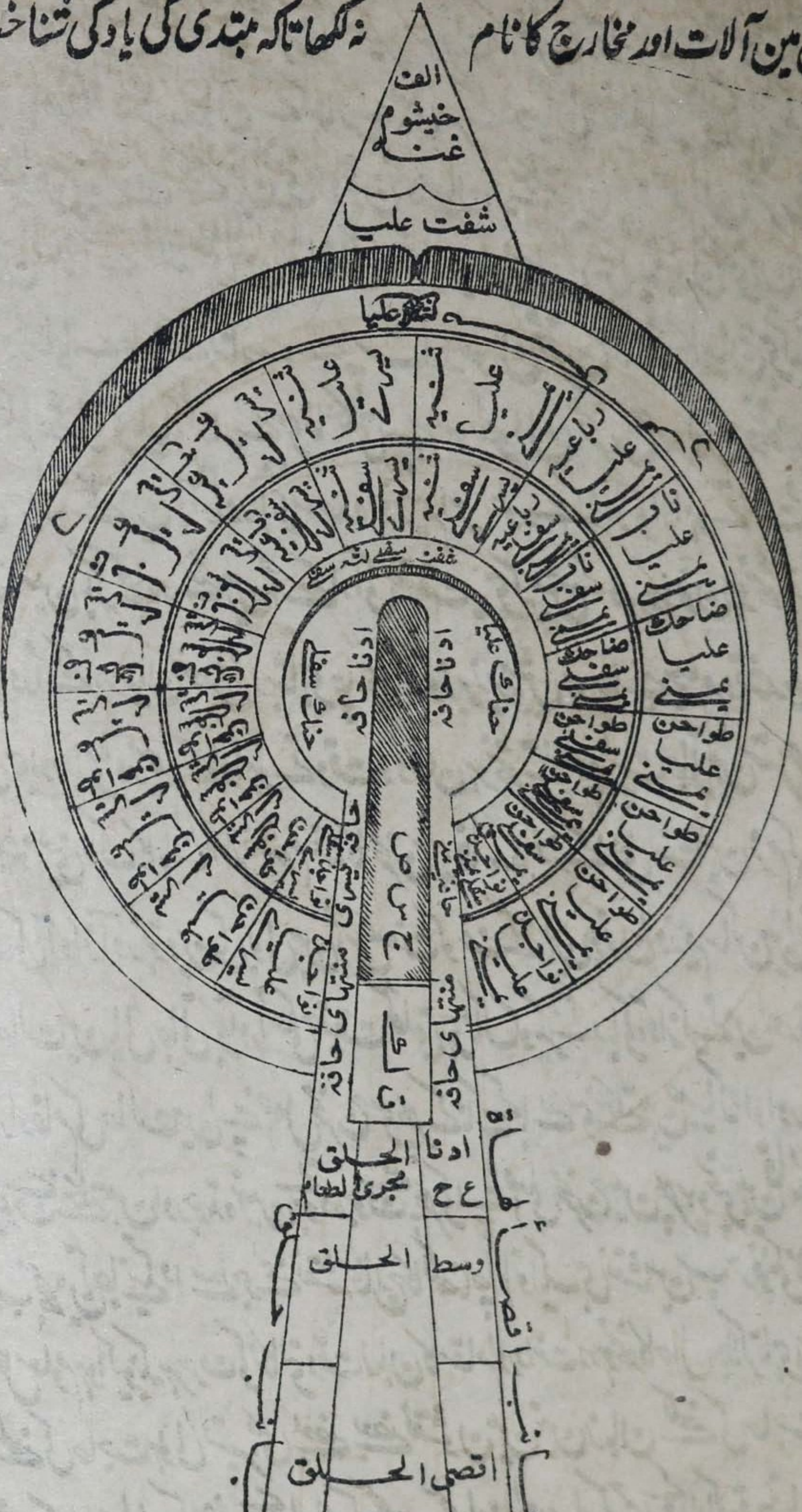
بھی جوف ہوتا ہی اور نہین تو اُن دونون کے بھی دو مخرج جدا ہین جیسا کہ معلوم ہوگا اور سیبویہ
کہتے ہین کہ الف ہمزہ کے مخرج سے نکلتا ہی یعنی الف ہمزہ کے مقام سے شروع ہوتا ہی اور ہوا پر
تمام ہوتا ہی اور وہ واو و یا جو مدہ ہی اُسکے ادا کرنے کی حقیقت یہ ہی کہ اُسکی آواز کا شروع اُسکی مخرج سے
ہوتا ہی اس طرح پر کہ واو اور یا سے ملجاتا ہی بعد اُسکے ہوا پر تمام ہوتا ہی مانند بِالسُّوْٓءِ اور اِنِّیْٓ اَنَا کی
اور الف جوف سے اور سیبویہ کی قول کے بموجب ہمزہ کے مخرج سے شروع ہوتا ہی اور ہوا کی تمامی پر
تمام ہوتا ہی مانند مَا کے اور یہ بات اُسپر کھلتی ہی جو عرب کے معتبر قاری سے سُنتا ہی **فائدہ** مخرج کی بیان
مین یہ قاعدہ مقرر ہی کہ جس حرف کا مخرج مقدم ہوتا ہی یعنی سینہ سے نزدیک ہوتا ہی اُسکا ذکر پہلی کرتی
ہین اُسی قاعدہ بموجب جزری نے ہمزہ سے میم تک ترتیب کے ساتھ بیان کیا ہی اور ہم بھی اُسی
ترتیب کے ساتھ بیان کرتے ہین خوب یاد رہے جو حرف پہلے مذکور ہوگا وہ بہ نسبت دوسرے کے
سینہ سے نزدیک ہوگا گو کہ ایک بال ہی برابر ہو اور جو پیچھے مذکور ہوگا وہ بہ نسبت پہلی کی سینہ سی
دور ہوگا مُنھ کی طرف ہٹ کے گو بال ہی برابر ہو **فائدہ** اب ایک بات بڑی فائدی کی ہی اُسکا
یاد رکھنا بہت ضرور ہی وہ یہ ہی کہ جب آدمی کسی لفظ کے بولنے کا ارادہ کرتا ہی تب اللہ تعالیٰ
کے حکم سے زبان آدمی کی جو اُسکے ارادے کے تابع ہی جس لفظ کا ارادہ کرتا ہی اور جس حرف کا
خیال اُسکے دل مین جمتا ہی اُسکے مخرج پر خود بخود پہونچ جاتی ہی اور اس ملک کے آدمی کے
خیال مین چونکہ اس ملک کی زبان کے موافق حرفون کا خیال جما ہی جب قرآن کے حرفون کو
عرب کے مخرج سے غافل ہو کے ادا کرنا چاہتے ہین تب زبان اس مُلک کے مخرج پر خود بخود
پہونچ جاتی ہی مثلاً جیم کا مخرج عربی زبان مین بیچون بیچ زبان کا اوپر کے تالو سمیت ہی اور ہندی
زبان مین جیم کا مخرج ثنایاے علیا کی جڑ اور زبان کی نوک ہی ہی تو جب اس مُلک کا آدمی
کتاب مین جیم کا مخرج پڑھ کے عرب کے مخرج سے غافل ہو کے جیم کہنا چاہتا ہے تب جیم
ثنایاے علیا کی جڑ اور زبان کی نوک سے بے اختیار ادا ہوتا ہی اور وہ جانتا ہی کہ جیم ادا ہوا ایسا ہی

چھوڑکے عرب کے مخرج کا خیال کرکی جیسا کہ کتاب مین لکھا ہی حرف کو ادا کری تا کہ حرف صحیح نکلی اور جس زبان
مین قرآن اُترا ہی اُس زبان مین پڑھا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول مقبول کا اتباع
پورا پورا نصیب ہووے کیونکہ اسلام کی ساری فرقون کا اتفاق ہی کہ قرآن عربی ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عربی ہین
پس غفلت کی بلا مین چونکہ بہت سے لوگ گرفتار ہین اسواسطے اس مضمون کا گوش گذار کرنا ضرور ہوا دوسرا
مخرج اقصیٰ حلق کا یعنی حلق کی تمامی سینہ کیطرف سو قصای حلق سے نکلتا ہی ہمزہ اور ہا تیسرا مخرج
بیچ حلق کا ہی سو اس سے عین اور حا مہملتین نکلتے ہین مہملہ کہتی ہین بے نقطہ کو چوتھا مخرج ادنیٰ حلق کا ہی یعنی حلق کی
تمامی منھ کیطرف سو ادنیٰ حلق مخرج غین اور خای معجمتین کا ہی معجمہ کہتی ہین نقطہ دار کو پانچوان مخرج اقصیٰ زبان کا
ہی یعنی تمامی زبان کی حلق کی طرف اور وہی زبان کی جڑ ہی اور اقصیٰ زبان کا اوپر کے تالو سمیت جو زبان کی جڑ
کے برابر ہی مخرج قاف کا ہی چھٹا مخرج وہی اقصیٰ زبان کا قاف سے کچھ نیچے مُنھ کی طرف اُترکے یعنی زبان
کی بیچ اور جڑ کے درمیان مین اوپر کے تالو سمیت جو اُسکے برابر ہی مخرج کاف کا ہی اور ان دونون حرفونکو لہویہ کہتے ہین
اسواسطے کہ لہاۃ کی پاس سے نکلتے ہین لہاۃ بلام مفتوح ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جو حلق کے اوپر کھانا اُترنی کی راہ
پر ہوتا ہی اور اُسکو ہندی مین گھانٹی یا کوّا کہتے ہین ساتوان مخرج بیچو بیچ زبان کا ہی اوپر کی تالو سمیت جو اُسکی
برابر ہی سو وہ مخرج جیم اور شین معجمہ اور اُس یا کا ہی جو مدہ نہین ہی فائدہ واو الف یا کو حرف علت کا کہتے ہین
اور واو کو پیش کی بہن الف کو زبر کی بہن یا کو زیر کی بہن کہتی ہین یعنی واو پیش کی موافق اور الف زبر کے
موافق اور یا زیر کے موافق ہی تو جب حرف علت کا جو مذکور ہوا ساکن ہو اُسکے پہلے کی حرف کی حرکت اُسکی
موافق ہو تب اُسکو مدہ کہتے ہین حرکت کہتی ہین زیر زبر پیش کو آٹھوان مخرج زبان کے دونون طرف کے
کنارون مین سے ایک طرف کا کنارہ خواہ داہنا ہو خواہ بایان مخرج ضاد معجمہ کا ہی اور ضاد معجمہ نکلتا ہی زبان کے دونو کنارون
مین سے ایک کناری سی جو زبان کی جڑ کی نزدیک ہی جبکہ نزدیک ہون دونون سے ایک کناری اضراس سے جسکی ہندی داڑھ
اور چوبھر اور کُچلی ہی وہ داڑھ اور کنارہ داہنے کا ہو یا بائین کا اور بائین سے اکثر نکالتے ہین اور یہ آسان ہی اور داہنی
سی کم نکالتی ہین اور یہ دشوار ہی مگر دونون طرف سے نکالنا درست ہی یہان اداہی اوپر کی داڑھ سی فائدہ آدمی کی بتیس

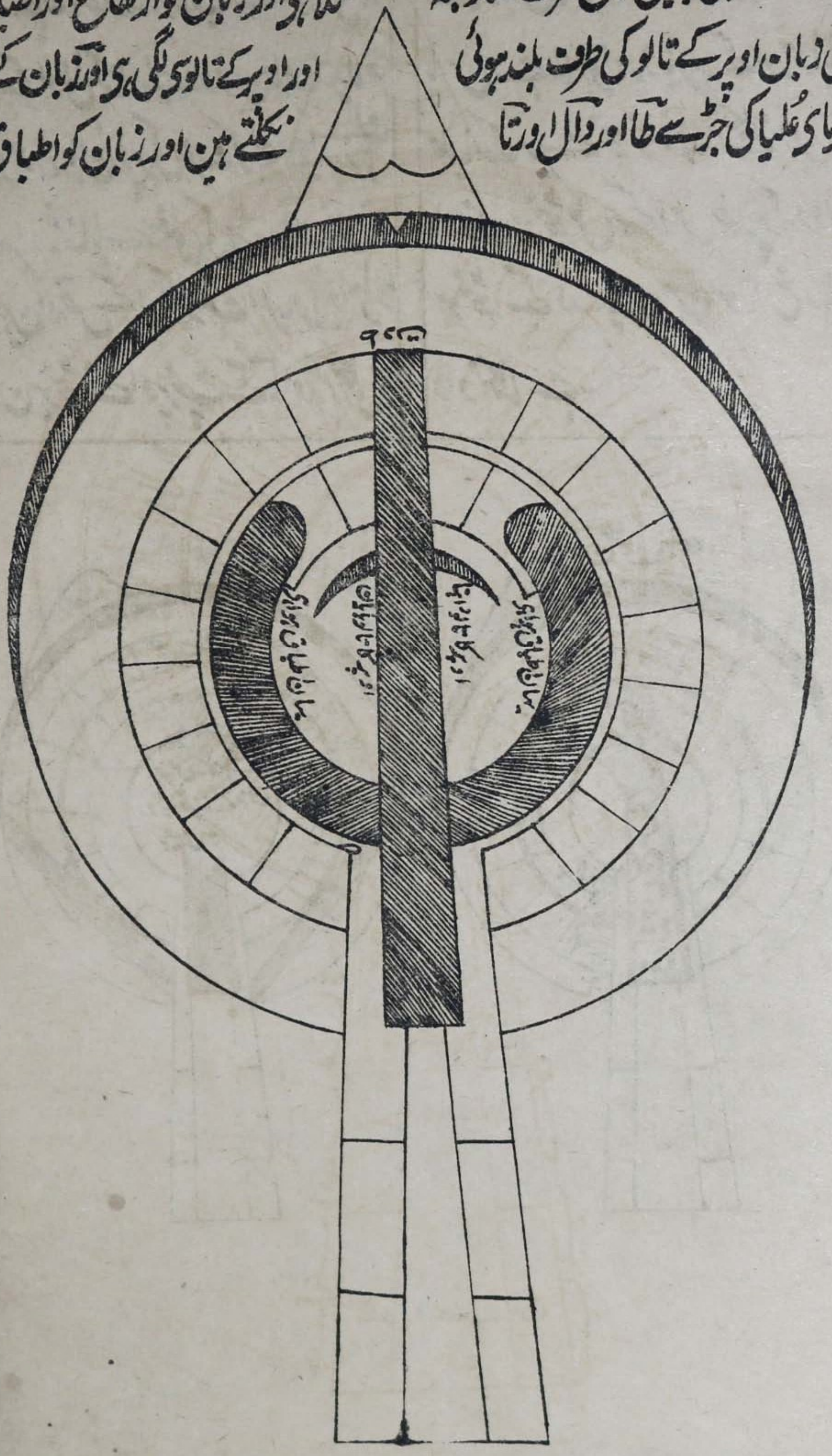
ثنیہ اور ثنایا یہ دونون اگلے چارون دانتون کا نام ہی جو دو اوپر کے ثنایای علیا اور دو نیچے کی ثنایای سفلی کہلاتے ہین اور رباعیہ رائے مفتوح اور با کی تخفیف کے ساتھ چار دانت کہ چارون پہلو مین چارون ثنایا کے ایک ایک ملے ہوے ہین اور ناب کی جمع انیاب ہی اور اضراس بیس دانت کہلاتی ہین انہمین سے ضواحک چار وہ بھی ایک ایک چارون پہلو مین چارون انیاب کے ملے ہوے ہین اور طواحن بارہ ہین کہ ضواحک کی چارون پہلوؤن مین سے ہر پہلو کی طرف تین تین ہین اور نواجذ چار ہین کہ طواحن کی آخر مین اُنکے چارون پہلو سے ایک ایک ملی ہوے ہین نوان مخرج لام کا ہی زبان کے دونون کنارون مین سے ایک کنارے کا ادنی آدنی کہتے ہین زبان کے کنارے کو منھ کی طرف سو مخرج لام کا زبان کے ادنی سے زبان کے کنارے کی تمامی تک جو زبان کی جڑ کی طرف ہی اور اوپر کے تالو کی اُس مسوڑھی سمیت جو ضاحک اور ناب کے اوپر ہی وہ مسوڑھا نہین جو رباعیہ اور ثنیہ کے اوپر ہی یعنی جیسا کہ مخرج ضاد کا زبان کے اُس کنارے سے ہی جو زبان کی جڑ کے نزدیک ہی ویسا ہی مخرج لام کا زبان کے اُس کنارے سے لیکر جو منھ کی طرف ہی زبان کے کنارے کی تمامی تک ہی جو زبان کی جڑ کی طرف ہی اور اسکی حقیقت یہ ہی کہ زبان کے ادنی کنارے سے اور مسوڑھی مذکور سے لام نکلتا ہی اور زبان کے کنارے کی تمام تک زور پڑتا ہی اور لام حروف منحرفہ مین سے ہی کہ اسکے ادا کرتے وقت زبان اوپر کی طرف پلٹتی ہی دسوان مخرج نون کا مخرج ہی زبان کے کنارے یعنی سر سے اور اوپر کی تالو سمیت جو اُسکے برابر ہی یعنی نون کے مخرج کو لام کے مخرج سے کچھ نیچے اُتارے یعنی منھ کی طرف اُتاری اور زبان کے سر اور دونون ثنایای علیا کی مسوڑھون سے جو اُسکے برابر ہی ادا کری گیارھوان مخرج رای مہملہ کا مخرج ہی اور وہ نون کے مخرج کی نزدیک ہی لیکن را زبان کی پشت مین داخل زیادہ ہی خلاصہ یہ ہی کہ مخرج را کا زبان کی پیٹھ ہی زبان کے سر کی طرف سے اور دونون ثنایاے علیا کے مسوڑھی سے جو اُس کے برابر ہے نون کے مخرج کے قریب لیکن را زبان کے سر کی طرف زبان کی پیٹھ سے نکلتی ہی اور نون زبان کے سر کی طرف کے اوپری طرف سے نکلتا ہی اور لام کی طرح سے را بھی حروف منحرفہ مین سے ہی بارھوان مخرج طای مہملہ اور دال مہملہ اور تای فوقانیہ کا مخرج ہی جس تا کے اوپر دو نقطے ہین اُسکو تای فوقانی کہتے

مین جو کچھ ہی اُس سے نکلتے ہین اور ان کے نکلنے کے وقت زبان کا کنارہ اوپر کے تالو کی طرف
چڑھنے والا ہوتا ہی **تیرھوان مخرج** صفیرہ حرفون کا مخرج ہی اور حروف صفیرہ یعنی صاد اور
سین مہملتین اور زاے معجمہ زبان کے کنارے یعنی سر کے درمیان اور ثنایای سفلی کی جڑ کی درمیان
مین جو کچھ ہی اُس سے یہ تینون نکلتے ہین یعنی دونون کے درمیان سے نکلتے ہین **چودھوان مخرج** ظاء
اور ذال معجمتین اور ثاے مثلثہ یعنی تین نقطہ والی کا ثنایای علیا ہی اس طور سے کہ یہ تینون نکلتی ہین زبان کے
کنارے اور ثنایاے علیا کے کنارے سے **پندرھوان مخرج** فا کا اُسکا بیان یہ ہی کہ نیچے کے
ہونٹھ کے شکم اور ثنایای علیا کی کنارے سے فا نکلتی ہے **سولھوان مخرج** دونون ہونٹھ ہین اور
اُنسے تین حرف نکلتے ہین واو اور بای موحدہ اور میم اس طور سے کہ واو کی ادا ہوتے وقت دونون
ہونٹھ لپٹتے نہین بلکہ کھلے رہتے ہین اُسکے ادا کی حقیقت یہ ہی کہ پیش کے طور دونون ہونٹھ آگے کو
نکلتے ہین اور اُنکے درمیان سوراخ رہتا ہی چاہی واو کو زبر زیر پیش ہو چاہے جزم و تشدید ہر وقت
یہی حال ہی اور بای اور میم کے ادا ہوتے وقت دونون ہونٹھ تلے اوپر لپٹ جاتی ہین **سترھوان
مخرج** خیشوم یعنی ناک کا بانسا اور خیشوم غنہ کا مخرج ہی **فائدہ** غنہ کے معنی لغت مین نرم کرنا آواز
کا اور ناک کی آواز اور مجوّدین کی بولی مین اُس صفت کو غنہ کہتے ہین جو نون اور میم ساکن مین اخفا اور
ادغام کی حالت مین پائی جاتی ہی اور اُسکی حقیقت کُھلتی ہی ناک کو پکڑ کے دبا کی آواز کرنے مین اور نون اور
میم اخفا اور ادغام کی حالت مین اپنے اصل مخرج سی پھر کے ناک کے بانسے سی نکلتے ہین جیسا کہ واو اور یا جو مدّہ
ہوتی ہین سو جوف سے نکلتے ہین اور جو مدّہ نہین ہوتے وہ جوف سے پھر کی اپنے اصلی مخرج مین پھر پہونچتی ہین **فائدہ** مخرج
حروف کے خوب سمجھ مین آجانیکے واسطے جو ہمنے نقشہ مخارج کا لکھنا چاہا تو ایک ہی نقشہ مین سب حرفونکی مخارج کا
سمجھانا مشکل معلوم ہوا کیونکہ ہر حرف کی نکالتی وقت زبان کا مقام اور دانت اور ہونٹھ کا حال بدلا کرتا ہی اسیواسطے
آٹھ نقشے لکھنے کی حاجت ہوئی تسپر بھی بعضے بعضے نقشون مین تین زبان لکھنے کی حاجت پڑی
اب اُن نقشون کو اس سالے کے مضمون سے ملا ملا کے سمجھین سمجھا دین اور پر باریک حرف کے ادا کیوقت زبان کے
پست اور بلند ہونیکی صورت بھی لکھدی اب اُن نقشونکی صورت شروع ہوئی (دیکھو نقشہ مندرجہ صفحہ ۲۶)

پہلا نقشہ اس نقشے مین سارے آلات اور مخارج کا نام لکھا اور اس کے بعد کے
نقشون مین آلات اور مخارج کا نام نہ لکھا تاکہ مبتدی کی یاد کی شناخت ہو



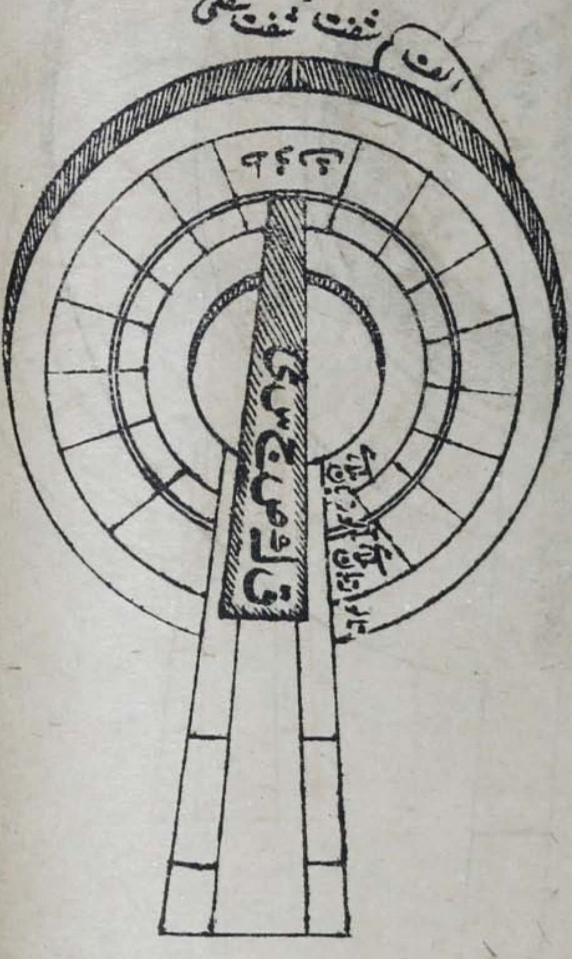
دوسرا نقشہ اس نقشے مین اوپر کے اضراس سے جو پانچ دانت ایک طرف ہین اور زبان کے
حافہ سے داہنی بائین دونون طرف سے ضاد معجمہ نکلا ہی اور زبان کو ارتفاع اور اطباق ہوا ہی
یعنی زبان اوپر کے تالو کی طرف بلند ہوئی اور اوپر کے تالو سی لگی ہی اور زبان کے سرا و
ثنایای عُلیا کی جڑ سے طا اور دال اور تا نکلتے ہین اور زبان کو اطباق ہوا ہی



تیسرا نقشہ اس نقشے مین اوپر کے تالو کی
طرف کے ضاحک اور ناب کے مسوڑھی اور
زبان کے ادنی کنارسے دونون طرف سی لام
نکلا ہی اور زبان اوپر کی طرف کو لپٹی ہی اور زبان
کے سر اور ثنایاے سفلی کی جڑ سے ص س ز
نکلی ہین اور ص کے اداکیوقت اطباق ہوا ہی اور
دونون ہونٹھ تلے اوپر لپٹ کے با اور م نکلی ہی

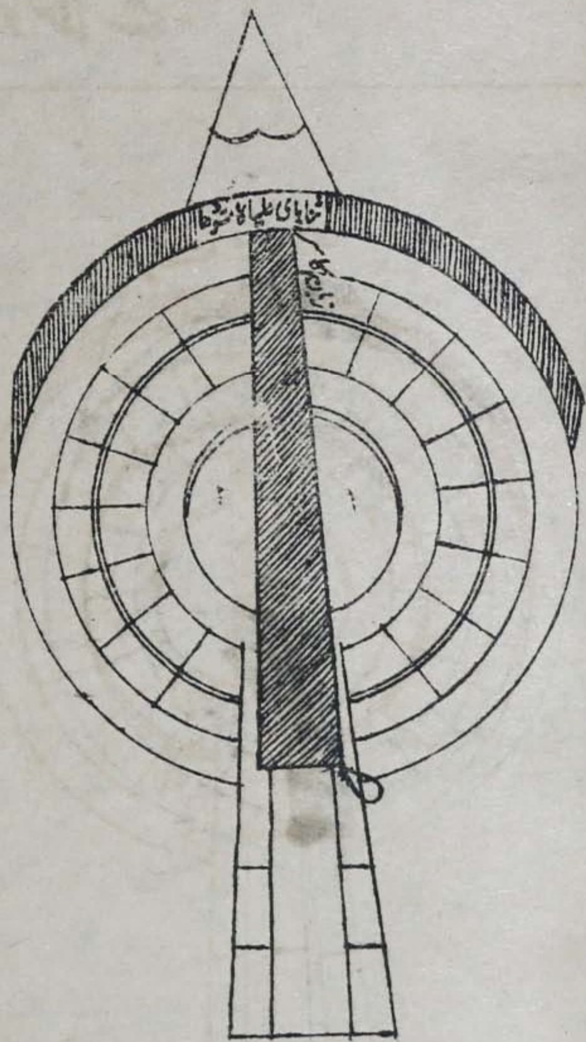
چوتھا نقشہ اس نقشے مین ق ک کے اداکیوقت
اقصا زبان کا اوپر کے تالو سے جو لہاۃ کے
پاس ہے ملا ہی اور زبان کے اور ثنایاے
علیا کے سر سے ظ ذ ث نکلتے ہین اور
دونون ہونٹھ مل کے اس طور پر کہ دونون
ہونٹھ کے درمیان مین سوراخ رہا ہے
واو نکلا ہے۔

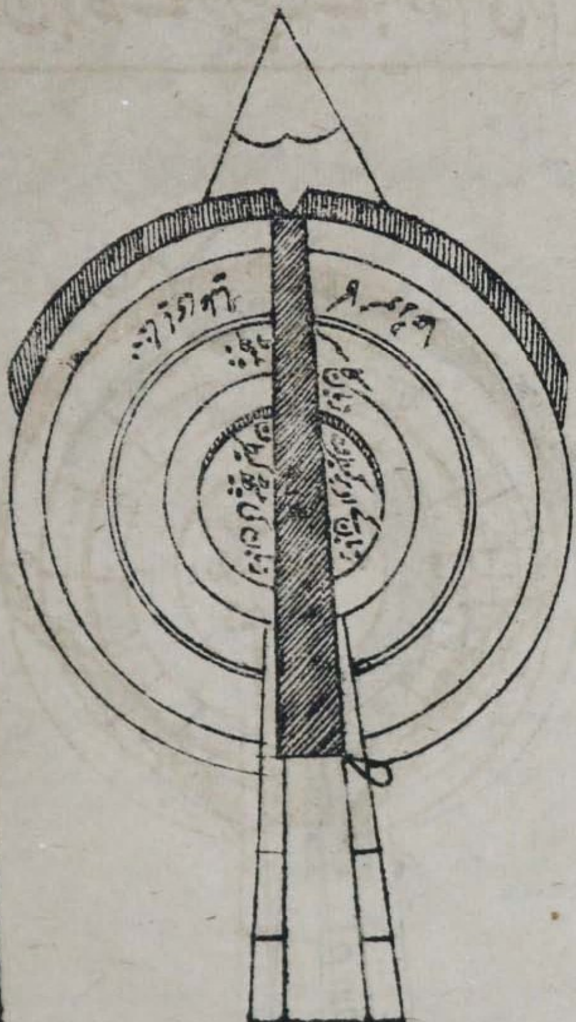




پانچواں نقشہ اس نقشے مین ثنایاے علیا کے مسوڑھے اور زبان کے سر سے نون نکلا ہے۔

چھٹا نقشہ اس نقشے مین زبان کے سر کیطرف کی زبان کی پیٹھ اور دونون ثنایاے علیا کے مسوڑھے سے جو اُسکے برابر ہی ہی رای مہملہ نکلی ہے اور زبان اوپر کی طرف کو پلٹی ہی۔





ساتوان نقشہ اس نقشے مین متسفلہ
حرفون کے ادا کرتے وقت جو مرفق یعنی
باریک ہین زبان کو انحطاط ہوا ہی یعنی زبان
نیچے کے تالو کیطرف پست ہوئی ہی۔ اور الف
اور واو اور یا جو مدہ ہین جسطرح قالو لی سُو
جوف سے نکلکے ہوا پر تمام ہوے ہین۔

آٹھوان نقشہ اس نقشے مین استعلا کے
حرف جو خُصَّ ضَغطٍ قِظ کی لفظ مین جمع
ہین اور وہ پُر ہین اُنکے ادا کرتے وقت زبان کو
ارتفاع ہوا ہے یعنی زبان تالو کی طرف کو
بلند ہوئی ہی اور ثنایاے علیا کے کنارے
اور نیچے کے ہونٹھ کے پیٹ سے فا نکلی ہی



وصلی اللہ علی رسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وذریاتہ اجمعین

رسالہ سراج القاری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

شکر بسیار اور حمد بیشمار حضرت پروردگار عالمیان کے لیے سزاوار ہی کہ جسنے ایک کتاب ایسی ہمپر نازل فرمائی کہ نظم الفاظ اُسکے موجب برکت اور شفای مرض بدنی ہین اور معانی اُسکے موجب صحت اور تقویت ایمان اور علاج سقم باطنی ہین اور ہزارون درود اور سلام اوپر جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نثار ہی کہ خلاصۂ عالم ہجدہ ہزار ہین اور اوپر اولاد اور یارون اُنکے کے کہ ہر ایک نے بدۂ امجاد اور عمدۂ ابرار ہین مرد باتمیز حافظ عبد العزیز نے مجھسے کہا کہ چند فصل مشتمل بر قواعد ضروری علم قرائت و تجوید کی اگر تحریر کیے جاین ہر آئینہ موجب منافع خواص و عوام ہوگا سو مین نے یہ مناسب جانا کہ رسالہ خلاصۃ النوادر تصنیف مولوی محمد سعد اللہ صاحب کا ترجمہ کیا جاوے کہ باوجود اختصار کے مشتمل اوپر منافع کی ہی **فصل اول** بیان قاریان اور اُنکے راویون کا نافع مدنی آ ابن کثیر مکی د ابو عمرو بصری ح ابن عامر شامی ک عاصم ن و حمزہ ف و کسائی ر کوفی والے یہ ساتون اصل قاری ہین اور بسبب شہرت کے انکو شموس کہتی ہین اور ابو جعفر مدنی اور ابن محیص مکی اور یعقوب بصری اور اعمش اور خلف کوفہ والے اور حسن اور ترمذی بصرہ والے جو قاری ہین بسبب عدم شہرت کے اُنکو بدور کہتے ہین اور ہر ہر قاری کے دو راوی ہین جیسا کہ ان دو نقشون سے ظاہر ہی کہ ہر امام کے نیچے اُسکے دو راوی ہین جیسا کہ انسی ظاہر ہی

نقشۂ شموس مع اُنکے راویون کے

نافع آ		ابن کثیر د		ابو عمرو ح		ابن عامر ک		عاصم ن		حمزہ ف		کسائی ر	
قالون	ورش	بزی	قنبل	دوری	سوسی	ہشام	ابن ذکوان	ابوبکر	حفص	خلف بزاز	ابو عیسی خلاد	ابو الحارث	دوری
ب	ج	ہ	ز	ط	ے	ل	م	ص	ع	ض	ق	س	ت

نقشۂ بدور مع راویان

ابو جعفر آ		ابن محیص د		یعقوب ح		سلیمان اعمش ک		خلف بزاز ن		حسن بصری ف		یحیی ترمذی ر	
عیسی	ابن حماد	بزی	ابن شنبوذ	رویس	ابو الحسن	مطوع	شنبوذی	اسحق وراق	ادریس	دوری	عیسے ثقفی	ابو ایوب	ابن فرح
ب	ج	ہ	ز	ط	ے	ل	م	ص	ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ت

فصل دوم بیان وقف اور اس کی قسمون کا معنی وقف کے ٹھہرا ہونا ہے اور اصطلاح مین ٹھہرنا ہی
بمقدار سانس لینے کے آخر کلمہ پر حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آیت پر
وقف فرماتے تھے اور یہی عمل صحابہ اور تابعین کا اور اُنکے تابعین کا رہا قراء متاخرین نے وقف کی کئی
قسمین کی ہین اور تقسیم ہر ایک کی موافق اور مطابق نہین ہی بلکہ بعض کی ساتھ بعض اقسام مین مطابق اور
بعض اقسام مین متباین اور جو تقسیم کہ امام ابن الجزری نے کی ہی وہ بہت درست اور ضابطہ ہی ایسی
تقسیم اور کسی کی نہین ہی اسلیے مین نے اُنکے کلام سے نکالکر ایسی تقسیم لکھی ہی کہ جامع سب اقسام کی ہو پس معلوم
کرنا چاہیے کہ وقف کی پانچ قسم ہین قسم اول جس کلمے پر وقف کیا ہو اگر اُسکے ماقبل کو اُسکے مابعد کے
ساتھ کچھ علاقہ اور لگاؤ نہ لفظاً اور نہ معنیً ہو سو یہ قسم اول ہی پس اگر یہان وقف نکرین اور ماقبل کو
مابعد کے ساتھ ملا دین تو کچھ معنی مین خلل نہو تو اس صورت مین وقف کرنا بہتر ہی اور اس نوع کو وقف
غیر لازم کہتے ہین کیونکہ یہ وصل موجب فساد فی المعنی اور خلاف مراد نہین ہی چنانچہ نستعین اور مفلحون پر
وقف کرنا مستحسن اور غیر لازم ہی اور اگر وقف نکرین تو معنی مین خلل اور فساد پڑتا ہی تو یہان وقف کرنا لازم
ہی چنانچہ واللہ لایہدی القوم الظالمین پر وقف لازم ہی کیونکہ اگر وقف نکرین اور الذین آمنوا وہاجروا کی
ساتھ ملا دیوین تو وہم فساد فی المعنی پیدا ہوتا ہی اور یہ آیت سورہ برات مین ہی قسم دوم اور اگر مابعد
وقف کو ماقبل کے ساتھ صرف معنیً علاقہ ہی نہ لفظاً تو یہان وقف جائز ہی اور یہ قسم دوم ہی جیسا کہ وقف
اوپر لاریب فیہ کی اور اُسکو کافی کہتے ہین قسم سوم اور اگر ماقبل اور مابعد مین تعلق لفظی ہو معنوی نہو وہ
اور یہ قسم سوم ہی اور اسکو حسن بھی کہتے ہین اور اسکے دو نوع ہین نوع اول یہ کہ جس کلمہ پر اتفاقاً سانس لینے
کے لیے وقف کیا ہو تو دوبارہ پڑھنا ضرور ہی اسکو چھوڑ کے آگے پڑھنا بہتر نہین یعنی الحمد للہ پر وقف کر دیا
تو اُسکو دوبارہ پڑھنا چاہیے نہ یہ کہ اُسکو چھوڑ کر رب العالمین آخر تک پڑھے نوع دوم وقف اس کلمے پر
مستحسن ہی جیسا کہ الحمد للہ رب العالمین پر اور پھر الرحمن الرحیم پر آخر تک قسم چہارم صرف مبتدا بے خبر کے
اور مضاف پر بے مضاف الیہ کے اور فعل پر بے فاعل کے اور موصوف پر بے صفت کے اور مستثنیٰ منہ پر
بے مستثنیٰ کے اور موصول پر بے صلہ کے اور شرط پر بے جزا کے وقف کرنا جائز نہین کیونکہ معنی بالکل

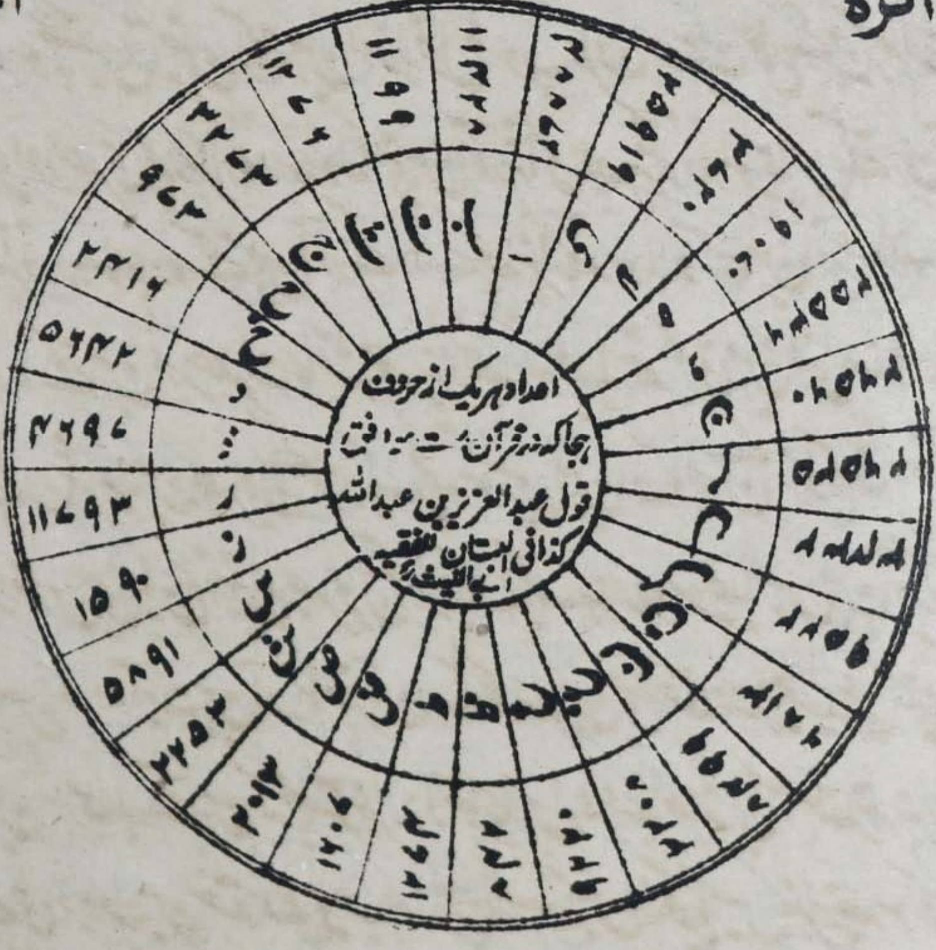
مفہوم نہین ہوتے ہین اور اگر اتفاقاً سانس ایسے کلمے پر ٹوٹ جاوے تو اُس کلمے کو دوبارہ پڑھنا
چاہیے اور اگر معنی بگڑ جاوین تو وہان وقف کرنا بہت بُرا ہی یہ قسم پنجم ہی اور اسکو حرام اور قبیح اور
وقف کفران کہتے ہین وَمَا پر وقف کر کے مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدٌ پڑھنا اور وَمَا پر وقف کر کے اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا
مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا پڑھنا حرام ہی اور جو کوئی کہ یہ وقف کرے اور اُنسے حفاظت اور آگاہی نہ رکھے تو بیشک
بارتکاب حرام گنہگار سخت ہوگا اور وقف اضطراری اگر اسمین بھی واقع ہو تو وہی حکم ہی جو قسم چہارم
مین گذرا **فصل سوم** ہ علامت وقف تام کی ہی کہ آخر آیت پر ہوتا ہی م علامت وقف لازم کی ہی ط
علامت وقف مطلق کی ہی اور یہ وقف ایک نوع وقف کافی سے ہی کہ ابتدا ما بعد اسکے مستحسن ہے ج
علامت وقف جائز کی ہی جس جا وقف اور وصل یعنی عدم وقف دونون برابر ہون ز علامت اُس وقف
کی کہ بہ نسبت وصل کے کمتر ہی اور وصل وہان بہتر ہی اور اُسکو وقف مجوز کہتے ہین ص اگرچہ ماقبل سے ما بعد کو
استغنا نہین ہی مگر بضرورت سانس ٹوٹ جانیکے کلام طویل مین وقف کی رخصت ہی اسکو وقف مرخص کہتے ہین
اور کچھ ضرور نہین ہی کہ ماقبل کا اعادہ کرین کیونکہ ما بعد بدون ماقبل کے بخوبی ادا ہوتا ہی مثلاً وَالسَّمَآءَ بِنَآءً
وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً صلی علامت ہی کہ وصل اولی ہی بہ نسبت وقف کے صل علامت ہی کہ وصل بھی جائز ہی
مگر وقف بہتر ہی ق علامت ہی اسکی کہ یہان وصل ہی مگر وقف بھی بعض کا قول ہی قف جس جا کہ گمان
وصل ہو تو یہ علامت اسکی ہی کہ وقف کرنا چاہیے تا بسبب گمان وصل کے وقف ترک نکرین معانقہ
جب دو وقف اسطرح واقع ہون کہ ایک بعد کلمے کے ہو اور ایک پہلے اُس سے ہو اُس کو
معانقہ کہتے ہین جیسا کہ لَا رَیْبَ فِیْهِ مین یعنی لاریب پر بھی وقف ہی اور فیہ پر بھی اور حکم اسکا یہ ہی
کہ جب ایک کو اختیار کرین تو دوسرے کو بالضرور نکرین اور بعض بجاے معانقہ مراقبہ اور
بعض تین نقطے لکھتے ہین وقفہ علامت اسکی یہ ہے کہ یہان وقف نہین ہی س علامت
سکتہ کی ہی بدون سانس ٹوٹنے کی ٹھہرنا کم بمقدار سانس لینے سے اور فرق یہ ہے کہ سکتہ قریب وصل
کے ہی اور وقفہ قریب وقف کی ہی چنانکہ بل ران کی لام پر سکتہ ہی اور اسی سی لام کو را مین ادغام نہین کرتے ہین اور

یا صرف کوفی کی ہی خب علامت پنج آیت خمسہ بصری کاہی ع علامت دس آیت کوفی اور بصری کی عا یا صرف کوفی کی اور
یہ مختصر عشر کاہی اور بجای اسکے ے اس صورت پر یای تحتانی لکھتے ہین اور عب علامت صحرف ودش آیت کی ہی تب
علامت بصری کی ہی اور آب علامت غیر بصری کی **فصل چہارم** حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے
ہین کہ تمام سورتین قرآن شریف کی ایکسو چودہ ۱۱۴ ہین اور یہی مذہب اکثر صحابہ کاہی اور قرآن شریف مین بھی یہی ہی
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور عبد اللہ بن مسعود رض ایکسو بارہ ۱۱۲ کہتے ہین اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب
الناس کو داخل قرآن نہین کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ بیشک کلام الٰہی ہین مگر واسطے تعویذ اور دعا کے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو پڑھتے تھے اور مجاہد کہتے ہین کہ ایکسو تیرہ ۱۱۳ سورتین ہین کہ وہ سورہ
توبہ کو سورہ انفال مین داخل کرتے ہین اور علیحدہ شمار نہین کرتے اور حضرت ابی بن بن کعب رض
ایکسو سولہ ۱۱۶ سورتین کہتے ہین اور دعاے قنوت کو داخل قرآن شریف کرتے ہین اور اسکی انھون نے دو ۲ سورتین
کی ہین ایک وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ دوسری اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے آخر تک مگر انھون نے سورہ
لایلاف کو داخل سورہ فیل کیا ہی اسلیے انکے نزدیک ایکسو پندرہ ۱۱۵ سورتین رہگئی ہین آیات کے شمار مین اختلاف
ہی کوفی چھہ ہزار دوسو چھتیس ۶۲۳۶ آیتین کہتے ہین اور یہ قول منسوب طرف حضرت علی کے ہی کرم اللہ وجہہ اور
یہی مختار اور ارجح ہی اور بصری چھہ ہزار دوسو سولہ ۶۲۱۶ کہتی ہین اور شامی چھہ ہزار دوسو پچاس ۶۲۵۰ کہتے ہین اور اسمٰعیل
بن جعفر مدنی چھہ ہزار دوسو چودہ ۶۲۱۴ کہتے ہین اور مکے والے چھہ ہزار دوسو بارہ ۶۲۱۲ کہتے ہین اور عبد اللہ بن مسعود
چھہ ہزار دوسو اٹھارہ ۶۲۱۸ کہتے ہین اور حضرت عائشہ چھہ ہزار چھہ سو چھیاسٹھ ۶۶۶۶ کہتی ہین رضی اللہ عنہم اور اعشار
یعنی دس آیت سب قرآن شریف مین بصریون کے نزدیک چھہ سو تئیس ہین اور کوفیون کے نزدیک چارسو تیئیس
درچھہ یت مین اور اخماس یعنی پانچ آیتین بصریون کے نزدیک ایک ہزار دوسو چھیالیس ہین اور کوفیون کے
نزدیک آٹھ سو چھپن اور دو آیت ہین اور تمام قرآن کے کلمات مین بھی اختلاف ہی حمید اعرج کہتی ہین کہ چھہتر ہزار
چارسو تیس ۴۳۰ کلمے ہین اور مجاہد کہتے ہین کہ چھہتر ہزار دوسو پچاس اور عبد العزیز بن عبد اللہ ستر ہزار چارسو ستائیس
کہتے ہین اور ایسے ہی حروف مین اختلاف ہی عبد اللہ بن مسعود رض تین لاکھ بائیس ہزار چھہ سو اکہتر حروف کہتے
ہین اور مجاہد تین لاکھ اکیس ہزار ایکسو اکیس حروف کہتے ہین اور

ملفوظی پس اس سے زیادتی اور کمی قرآن شریف کی لازم نہین آتی ہی اور اسکو دو دوائر مین ضبط کیا ہی



الدائرة الجزئية



فصل پنجم آیت یا سورة مکی وہ ہے کہ مکے مین قبل ہجرت نازل ہوئی ہو اور مدنی وہ ہے
کہ بعد ہجرت واقع ہوئی ہو اگرچہ مدینے مین نزول اُسکا ہو یا کسی سفر مین ہو یا مکے مین بسال
فتح ہو یا سال حجۃ الوداع مین ہو اور ایک قول یہ ہے کہ مکی وہ ہے جو مکے مین نزول اُسکا
ہو اگرچہ قبل ہجرت کے ہو اور جو کہ مدینے مین نزول اُسکا ہو وہ مدنی ہی مضافات مکہ
مثل منا و عرفات و حدیبیہ وغیرہ مکے مین داخل ہین یعنی جو اِن مین نازل ہوا وہ سب
مکی ہے اور ایسے ہی مضافات و اعراف مدینہ بدر و اُحد و سلع وغیرہ مدینے مین داخل
ہین جو اِن مین نازل ہوا وہ سب مدنی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ جو آیت و یا سورة
بحکم و خطاب اوپر اہل مکہ کے نازل ہو وہ مکی ہے اور جسمین حکم و خطاب اہل مدینہ پر ہی وہ مدنی
ہے اور قاضی ابوبکر انتصار مین لکھتے ہین کہ مکی اور مدنی آیات اور سورتون کا اعتبار صرف
اوپر حفظ صحابہ اور تابعین کے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس
بات مین کچھ منقول نہین ہے اور صحیح بخاری مین حدیث ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رض
کہتے ہین کہ مین سوگند کھاتا ہون اُس خدا کی کہ سوائے اُسکے اور کوئی معبود برحق
نہین ہے اس بات کی کہ مجھکو خوب معلوم ہے کہ ہر آیت کس بات مین اُتری اور کس
جگہ اُتری اور کس کے مقدمے مین اُتری فقط اور اعتبار سورتون کے مکی اور مدنی ہونے
مین شروع کا ہے یعنی جو سورة کہ اول اُسکا مثلاً مکے مین نازل ہوا ہو تو وہ مکی ہے
اگرچہ اوسط اور یا آخر اُسکا مدینے مین نازل ہوا ہو ابو عبد الرحمن شملی عمرو بن مرہ عاصم
حمزہ کسائی سفیان ثوری حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور عاصم بن میمون و معلی وشہاب
اور ایوب بن متوکل اور ابن عامر و یحیی حضرت عثمان رض سے اور ابن کثیر و حمید بن نفیس
اور محمد بن محیص حضرت اُبی بن کعب رض سے عدد آیات روایت کرتے ہین اور حسن بن علی مدنی
اول اور ابو جعفر و اسمعیل بن جعفر مدنی اخیر موافق تصریح مدنی ہیچ کتاب کامل کے اور غیر اُسکے کہتے ہین
کہ ابو جعفر اور شیبہ مدنی اول اور اسمعیل بن جعفر مدنی اخیر [illegible]

جدول متعلق حال ہر سورة

این شکل دو زبر (〃) علامت ایضاً است ۱۲

نام سورتها	مکی مدنی	آیات کوفی	بصری	شامی	مکی	مدنی	کلمات	حروف	رکوع	اعداد
فاتحه	معاً	۷	〃	〃	〃	〃	۲۵	۱۲۳	۱	۱
بقره	مدنی	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۴	۲۸۵	〃	۶۱۲۱	۲۵۰۰۰	۴۰	۲
آل عمران	〃	۲۰۰	〃	۱۹۹	۲۰۰	〃	۴۴۸۰	۱۴۵۲۵	۲۰	۳
نساء	〃	۱۷۶	۷۵	۱۷۷	۱۷۵	〃	۳۵۰	۱۶۰۳۰	۲۴	۴
مائده	〃	۱۲۰	۱۲۳	۱۲۲	〃	〃	۲۸۰۴	۱۷۳۳	۱۶	۵
انعام	مکی	۱۶۵	۱۶۶	〃	۱۶۷	〃	۳۰۵۲	۱۲۴۲۲	۲۰	۶
اعراف	〃	۲۰۶	۲۰۵	〃	۲۰۶	〃	۳۳۲۵	۴۳۱۰	۱۴	۷
انفال	مدنی	۷۵	۷۶	۷۷	۷۶	〃	۱۱۳۱	۵۲۷۴	۲۰	۸
توبه	〃	۱۲۹	۱۳۰	〃	〃	〃	۲۴۹۷	۱۰۸۸۷	۱۶	۹
یونس	مکی	۱۰۹	〃	۱۱۰	۱۰۹	〃	۱۸۳۸	۵۵۶۷	۱۱	۱۰
ہود	〃	۱۲۳	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۱	〃	۱۹۲۵	۷۶۵	۱۰	۱۱
یوسف	〃	۱۱۱	〃	〃	〃	〃	۱۷۷۶	۷۱۶۶	۱۲	۱۲
رعد	مختلف	۴۲	۴۵	۴۶	۴۴	〃	۵۵	۳۵۶	۶	۱۳
ابراہیم	〃	۵۳	۵۱	۵۵	۵۴	〃	۸۵۵	۳۴۲۰	۷	۱۴
حجر	〃	۹۹	〃	〃	〃	〃	۶۵۴	۳۷۷۱	۶	۱۵
نحل	〃	۱۲۸	〃	〃	〃	〃	۱۸۴۱	۷۷۷	۱۶	۱۶
بنی اسرائیل	〃	۱۱۱	۱۱۰	〃	〃	〃	۱۵۳۱	۶۴۶۰	۱۲	۱۷
کہف	〃	۱۰	۱۱۱	۱۰۶	۱۰۵	〃	۱۵۷۷	۳۸۰۰	۶	۱۸
مریم	〃	۹۹	〃	〃	۹۹	۹۸/۹۹	۷۷۲	۳۸۰۰	۶	۱۹
طٰ[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حج	مختلف	۹۸	۹۵	۹۴	۹۷	۹۶	۱۲۹۱	۵۱۷۰	۶	۲۲
مومنون	مکی	۱۱۸	۱۱۹	〃	〃	〃	۱۸۴۰	۴۰۲	۶	۲۳
نور	مدنی	۶۴	〃	〃	۶۳	〃	۱۳۱۶	۵۳۰۸	۹	۲۴
فرقان	مکی	۷۷	〃	〃	〃	〃	۹۶	۳۶۳۳	۶	۲۵
شعراء	〃	۲۲۷	۲۲۶	۲۲۷	۲۲/۲۲۶	۲۲۷/۲۲۶	۱۲۹۹	۵۵۴۲	۱۱	۲۶
نمل	〃	۹۳	۹۴	〃	۹۵	〃	۱۱۴۹	۴۹۹۹	۷	۲۷
قصص	〃	۸۸	〃	〃	〃	〃	۱۰۴۱	۵۸۰	۹	۲۸
عنکبوت	〃	۶۹	〃	〃	〃	〃	۷۸۰	۴۱۵۷	۷	۲۹
روم	〃	۶۰	〃	〃	۵۹	۶۰/۵۹	۸۱۹	۳۵۳۴	۶	۳۰
لقمان	〃	۳۴	〃	〃	۳۳	〃	۵۴۸	۲۱۱۰	۴	۳۱
سجدہ	〃	۲۹	〃	〃	〃	〃	۳۸۰	۵۱۸	۳	۳۲
احزاب	مختلف	۷۳	〃	〃	〃	〃	۱۲۸۸	۵۷۹۶	۹	۳۳
سبا	مکی	۵۴	〃	۴۶	۴۵	۴۵/۴۶	۸۸۳	۳۵۱۲	۶	۳۴
فاطر	〃	۴۵	〃	۴۶	۴۵	۴۶/۴۵	۷۷۷	۳۱۳۰	۵	۳۵
یٰسٓ	〃	۸۳	۸۲	〃	〃	〃	۷۲۷	۳۰۰۰	۵	۳۶
صافات	〃	۱۸۲	۱۸۱	۱۸۲	〃	۱۸۶/۱۸۲	۸۱۱	۳۸۲۶	۵	۳۷
صٓ	〃	۸۷	۸۵	۸۶	〃	〃	۷۳۲	۳۶۹	۵	۳۸
زمر	〃	۷۵	۷۲	۷۳	۷۲	〃	۱۱۷	۴۷۸۰	۸	۳۹
مؤمن	〃	۸۵	۸۲	۸۶	۸۴	〃	۱۱۹۹	۴۹۶۰	۹	۴۰
فصلت	〃	۵۴	۵۲	〃	۵۳	〃	۷۹۶	۳۳۵	۵	۴۱
شوریٰ	〃	۵۳	۵	〃	〃	〃	۸۶۶	۳۵۸۸	۵	۴۲
زخرف	〃	۸۹	〃	۸	۸۹	〃	۸۳۳	۳۴۰۰	۳	۴۳
دخان	〃	۵۹	۵۷	۵۶	〃	〃	۳۴۶	۱۴۴۰	۳	۴۴

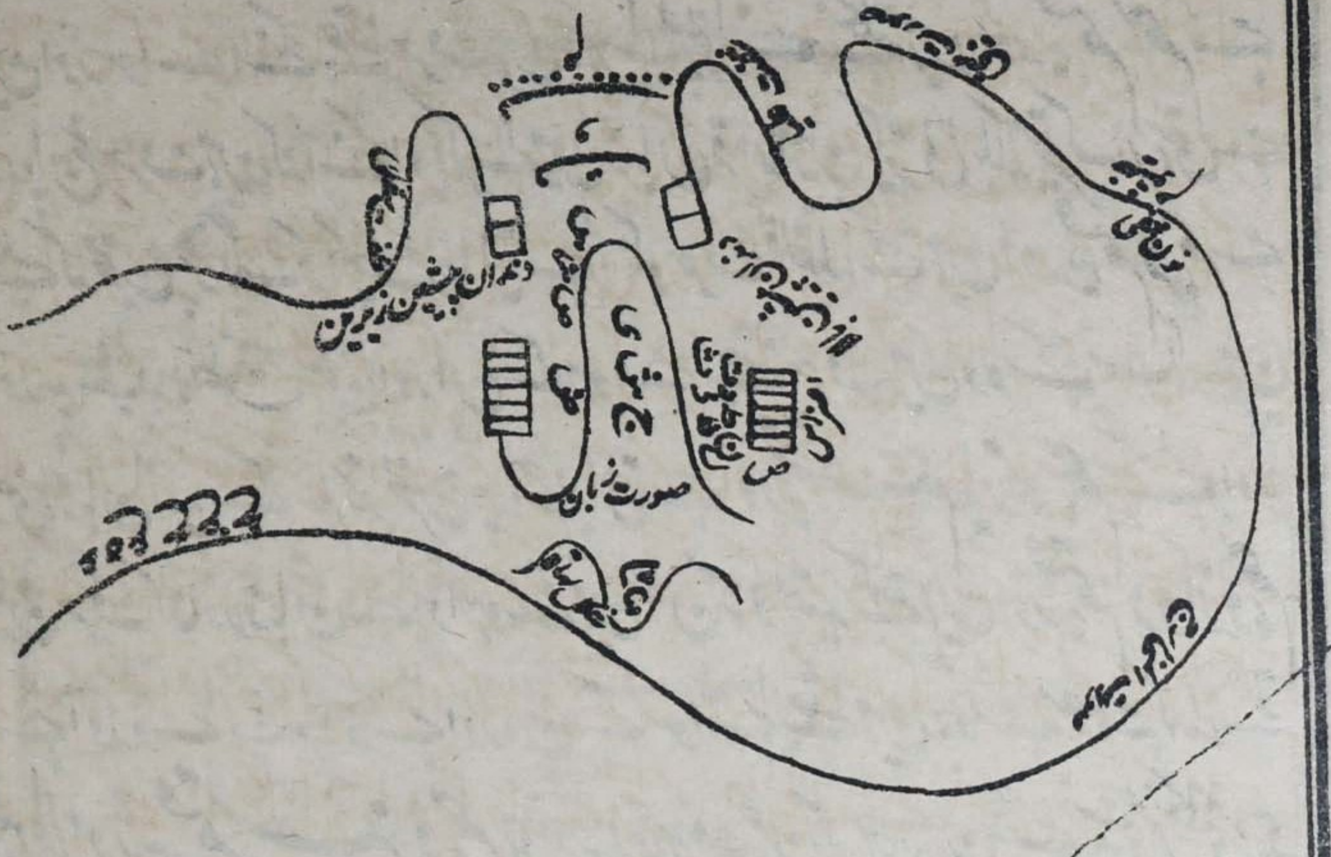
احقاف	″	۳۵	۳۴	″	″	″	۶۴۴	۲۶۰۰	۴	۴۶
محمدؐ	مدنی	۳۸	۳۴	۳۹	″	″	۵۳۹	۲۳۲۹	۴	۴۷
فتح	مختلف	۲۹	″	″	″	″	۵۶۰	۲۴۳۸	۴	۴۸
حجرات	مکی	۱۸	″	″	″	″	۳۴۳	۱۴۷۶	۳	۴۹
ق	″	۴۵	″	″	″	″	۳۷۵	۱۴۷	۳	۵۰
ذاریات	″	۶	″	″	″	″	۳۶۰	۱۶۸۰	۲	۵۱
طور	″	۴۹	۴۸	۲۹	۴۷	″	۳۱۲	۱۵۰۰	۲	۵۲
نجم	″	۶۲	۶۱	″	″	″	۳۶۰	۱۴۱۵	۲	۵۳
قمر	″	۵۵	″	″	″	″	۱۴۲	۱۴۰۳	۳	۵۴
رحمٰن	مختلف	۷۸	۷۶	۷۸	۷۷	″	۳۵۱	۱۳۳۶	۳	۵۵
واقعہ	مکی	۹۶	۹۷	۹۹	″	″	۳۷۸	۱۷۳	۳	۵۶
حدید	مختلف	۳۹	″	۲۸	″	″	۵۴۴	۲۴۴۶	۴	۵۷
مجادلہ	مدنی	۲۳	″	″	۲۱	۲۲/۲۱	۴۷۳	۱۹۹۰	۳	۵۸
حشر	مختلف	۲۴	″	″	″	″	۴۴۵	۱۵۳	۳	۵۹
ممتحنہ	″	۱۳	″	″	″	″	۳۴۸	۱۵۱۰	۲	۶۰
صف	مدنی	۱۴	″	″	″	″	۲۲۱	۹۲۶	۲	۶۱
جمعہ	″	″	″	″	″	″	۱۸۰	۷۲۸	۲	۶۲
منافقون	″	۱۱	″	″	″	″	۱۸۰	۷۷۶	۳	۶۳
تغابن	مختلف	۱۸	″	″	″	″	۲۴۱	۱۷۰	۲	۶۴
طلاق	″	۱۲	۱۱	۱۲	″	″	۲۰۷	۱۱۶۰	۲	۶۵
تحریم	مدنی	۱۲	[illegible]	″	″	″	۲۴۹	۱۶۰	۲	۶۶
ملک	مکی	۳۰	″	″	۳۱	۳۲/۳۱	۳۳۵	۱۳۳	۲	۶۷

حاقة	″	۵۲	۵	″	۵۲	″	۲۵۶	۱۴۳۰	۲	۶۹
معارج	″	۴۴	″	۴۳	۴۴	″	۲۱۶	۸۶۱	۲	۷۰
نوح	″	۲۸	۲۹	″	۳۰	″	۲۱۶	۸۶۱	۲	۷۱
جنّ	″	۲۸	″	″	″	″	۲۸۵	۷۵۹	۲	۷۲
مزّمّل	″	۲۰	۱۹	۲۰	″	۲۰/۱۸	۲۰۵	۱۲	۲	۷۳
مدّثّر	″	۵۶	″	۵۵	″	۵۶/۵۵	۲۱۵	۱۲۰	۲	۷۴
قیامة	″	۴۰	۳۹	″	″	″	۱۶۵	۳۵۲	۲	۷۵
دهر	مختلف	۳۱	″	″	″	″	۲۴۰	۱۰۵۰	۲	۷۶
مرسلات	کمی	۵۰	″	″	″	″	۱۸۱	۸۱۶	۲	۷۷
نباء	″	۴۰	۴۱	۴۰	۴۱	۴۰	۷۳	۳۷۰	۲	۷۸
نازعات	″	۴۶	۴۵	″	″	″	۱۷۰	۷۵۳	۲	۷۹
عبس	″	۴۲	۴۱	۴۰	۴۳	″	۱۳۳	۵۳۳	۱	۸۰
تکویر	″	۲۹	″	″	″	۲۸/۲۹	۲۴	۷۲۵	۱	۸۱
انفطار	″	۱۹	″	″	″	″	۸۰	۳۲۷	۱	۸۲
مطففین	″	۳۶	″	″	″	″	۱۶۹	۷۳۰	۱	۸۳
انشقاق	″	۲۵	۲۳	″	۲۵	″	۱۰۷	۴۳۴	۱	۸۴
بروج	″	۳۲	″	″	″	″	۱۰۹	۴۵۰	۱	۸۵
طارق	″	۱۷	″	″	″	۱۶/۱۷	۷۲	۱۹۰	۱	۸۶
اعلیٰ	″	″	۱۹	″	″	″	۷۲	۲۹۱	۱	۸۷
غاشیة	″	۲۶	″	″	″	″	۹۲	۳۸۱	۱	۸۸
فجر	″	۳۰	۲۹	۳۰	۳۲	″	۱۳۰	۵۶۶	۱	۸۹
بلد	″	۲۰	″	″	″	″	۸۰	۳۳۷	۱	۹۰

لیل	″	٢١	″	″	″	″	٧١	٣١٠	١	٩٢
ضحٰے	″	١١	″	″	″	″	٤٠	١٧٢	١	٩٣
الم نشرح	″	٨	″	″	″	″	٢٧	١٠٣	١	٩٤
تین	″	٨	″	″	″	″	٣٤	٨٠	١	٩٥
علق	″	١٩	″	١٨	٢٠	″	٧٢	١٨٠	١	٩٦
قدر	″	٥	″	٦	″	٥	٣٠	١٢٠	١	٩٧
بیّنہ	مدنی	٨	٩	″	٨	″	٣٥	١٤٩	١	٩٨
زلزال	مختلف	٨	٩	″	″	٩/٨	٤٥	١٣٠	١	٩٩
عادیات	″	١١	″	″	″	″	٤٠	١٣٨	١	١٠٠
قارعات	مکی	١١	٨	″	١٥	″	٣٦	١٥٢	١	١٠١
تکاثر	″	٨	″	″	″	″	٢٨	١٢٠	١	١٠٢
عصر	مختلف	٣	″	″	″	″	٢٤	١٦٠	١	١٠٣
ہُمَزہ	مکی	٩	″	″	″	″	٣٣	١٣٣	١	١٠٤
فیل	″	٥	″	″	″	″	٢٣	٩٦	١	١٠٥
قریش	″	٤	″	″	٥	″	١٧	٧٣	١	١٠٦
ماعون	″	٧	″	٦	″	″	٢٥	١٠٥	١	١٠٧
کوثر	″	٣	″	″	″	″	١٠	٤٣	١	١٠٨
کافرون	″	٦	″	″	″	″	٢٦	٩٤	١	١٠٩
نصر	″	٣	″	″	″	″	١٩	٧٩	١	١١٠
تبت	″	٥	″	″	″	″	٢٣	٨١	١	١١١
اخلاص	″	٤	″	٥	″	٤	١٥	٤٧	١	١١٢
فلق	مختلف	٥	″	″	″	″	٢٣	٢٧	١	١١٣
ناس	″	٦	″	٧	″	٦	٢٠	[illegible]	١	١١٤

فصل ششم جبکہ حروف اپنے مخرج سے بخوبی ادا ہووین اور علم وقف وغیرہ کا سب
حاصل ہو اُسکو علم تجوید کہتے ہین چنانچہ حضرت علیؓ نے ترتیل کے معنی یہی فرمائی ہین امام سیبویہ
سولہ مخرج کہتے ہین اور امام خلیل سترہ کہتے ہین اور یہ سب مخارج انسان کے دہن مین ہین اوّل
بیچ دہن کا مخرج حروف مدہ کا ہی کہ اُنکو ہوائی بھی کہتے ہین دوم جڑ حلق کی کہ وہ مخرج ہمزہ
اور ہا کا ہی سوم بیچ حلق کا کہ اُس مین سے عین اور حا نکلتے ہین چہارم شروع حلق کا کہ
اُسمین سے غین اور خا نکلتے ہین پنجم جڑ زبان کی مع اُسکے مقابل کے تالو کے کہ یہان سے
قاف نکلتا ہی ششم جو اُسکے نیچے ہی وہ مخرج کاف کا ہی ہفتم بیچ زبان کا مع اُسکے سامنے کے
تالو کے کہ یہان سے جیم و شین و یا نکلتی ہین اور بعضے شین کو جیم پر مقدم کرتے ہین ہشتم کنارہ
زبان کا متصل واڑھ سی کر کے ضاد نکلتا ہی نہم کنارہ زبان کا تالو کی اُس جا سی نیچے لگاوین کہ
جہان سے ضاد نکلتا ہی تا لام بولا جاوے دہم اُس مخرج لام سے نیچے مع خیشوم کی مخرج
نون کا ہے جو ظاہر پڑھا جاتا ہی یازدہم اُس سے بھی نیچے مخرج را کا ہی دوازدہم کنارہ
زبان کا مع جڑ دو دانتون اگلے اوپر کے مخرج طا و دال و تا کا ہے سیزدہم کنارہ
زبان کا مع کنارہ دو دانتون اگلے نیچے کے مخرج صاد اور زا اور سین کا ہی چہاردہم کنارہ
زبان کا مع کنارہ دو دانت اگلے اوپر کے مخرج ظا و ذال و ثا کا ہے پانزدہم پیٹ
لب نیچے کا مع کنارہ دو دانت اگلے اوپر کے مخرج فا کا ہی شانزدہم دونون لب مخرج
واو و با و میم کا ہی اور میم ساکن مین خیشوم بھی داخل مخرج ہی ہفدہم نتھنے کہ اُسکو خیشوم کہتے ہین
مخرج نون خفی کا ہی کہ جسکو ظاہر نہ پڑھین اور اُسکو نون غنہ اور غنوی بھی کہتے ہین نون خفی
اُس نون ساکن کو کہتے ہین کہ جس کے آگے حرف حلقی اور یا حرف یرملون نہو وی اور
اگر حرف حلقی ہوگا تو نون ساکن کو بھی ظاہر کر کے پڑھینگے اور اگر اُسکے آگے کوئی حرف
یرملون کا ہووے تو نون کو اُس حرف سے بدل کر کے اُس مین ادغام کرین یعنی تشدید سے
اُس حرف کو پڑھتے ہین اور اس جگہ واسطے زیادتی توضیح کے

مخارج حروف کی لکھی جاتی ہے



اب واضح ہو کہ ان حروف کے صفات بہت ہین اور باعتبار صفات کے حرفون کی کئی قسم ہین **قسم اول** مہموسہ اُس آواز کو کہتے ہین جو اونٹ کے قدم مین سے بروقت چلنے کے آتی ہے اسی طرح ان حرفون مین بھی نرمی ہے کہ آہستگی سے بولے جاتے ہین اور جب کہ ساکن کو بولین تو سانس نہ رُکے بلکہ بدستور جاری رہے اور وہ یہ ہین س ت ش ح ث ک خ ص ف ہ اور کُل حرف اُنتیس ۲۹ ہین یہ دُس تو مہموسہ ہین پس باقی **قسم دوم** اُنیس ۱۹ حروف مجہورہ رہے کہ جس کے ساکن پڑھنے مین سانس رُک جاتی ہے اور جو ان مین سے ساتھ سختی کے بولے جاتے ہین اُنکو شدیدہ کہتے ہین اور یہ **قسم سوم** ہے اَجِدُکَ قَطِبَتِ اور جو اِن مین سے نرمی سے بولے جاتے ہین اور یہ **قسم چہارم** ہے حَسّ شَخصُ ھَزّ فَظِ عَضّ اور پانچ حرف درمیان نرمی اور سختی کے ہین اور یہ **قسم پنجم** ہے جیساکہ مَنْ عُمَرَ اور چار حرف مطبقہ ہین اور یہ

قسم ششم

کہلاتے ہین اور یہ قسم ہفتم ہے اور وہ سات حرف ہین کہ اُن کے پڑھنے سے بلندی
ہوتی ہے اُنکو مستعلیہ کہتے ہین اور یہ قسم ہشتم ہے اور وے خُصَّ ضَغطٍ قِظ
ہین اور سوائے انکے جتنے حرف ہین وہ سب پستی سے نکلتے ہین اور یہ قسم نہم ہے
اور پانچ حرف ہین کہ اُنکے ادا کرنے مین زبان قرار نہین پکڑتی بلکہ متحرک رہتی ہے
جیسے کہ مخرج پر لگ کر اُچٹ جاتی ہے اُنکو حرف قلقلہ کہتے ہین اور یہ قسم دہم ہے
اور یہ جَدْ بَطْقٌ ہین اور ان کے سوائے جتنے حرف ہین وہ سب ساکن ہین
یعنی زبان اُن کے ساتھ مخرج پر جم جاتی ہے اور یہ قسم یازدہم ہے اور
تین حرف کنارہ زبان سے ادا ہوتے ہین اُن کو ذلقیہ کہتے ہین اور یہ قسم دوازدہم
ہے اور وے ث ظ ذ ہے اور ان کے سوائے جتنے ہین وہ سب مصمتہ کہلاتے
ہین اور یہ قسم سیزدہم ہے اور تین حرف ہین کہ جن مین سے سیٹی نکلتی ہے
کہ جنکو حرف صفیرہ کہتے ہین اور یہ قسم چہاردہم ہے اور وے ص ز س
ہین اور جو حرف علت کہ ساکن ہے اُسکو بہ نسبت نرمی کے لین کہتے ہین اور
جبکہ اُنکے ماقبل کی حرکت اُنکے مطابق ہو اُنکو مدہ اور ہوائی کہتے ہین اور ہا اور
حروف مدہ اور نون اور ہمزہ کو بسبب خفت اور ہلکے پن کے خفیفہ کہتے ہین اور
حروف مطبقہ اور را زبر والی اور پیش والی اور وہ را کہ جسکے پہلے ضمہ یا فتحہ ہو اور
لام اللہ کا کہ اُس سے پہلے کسرہ نہ ہووے یہ سب منفخمہ ہین بسبب اسکے کہ پُر پڑھے
جاتے ہین اور را کے ادا کرنے مین زبان کانپتی ہے اسلیے اسکو مرتعدہ کہتے ہین اور
ہمزہ بسبب اسکے کہ اُسمین آواز بلند ہوتی ہے منبور کہتے ہین اور شین بروقت ادا
کے پراگندہ ہو کے نکلتا ہے اس لیے اُس کو متفشی کہتے ہین اور ضاد کو کہ
بروقت ادا کے دراز ہو کر نکلتا ہے اس لیے اُس کو مستطیل کہتے ہین اور یہ
تمام صفات بالاختصار موافق قول امام خلیل کے ہین جیسا کہ توضیح

۵ جب ضمہ یعنی پیش کو دراز کرتے ہین تو واو پیدا ہوتا ہے اور جب کسرہ یعنی زیر دراز کرتے ہین تو یا پیدا ہوتی ہے اور جب فتحہ یعنی زبر دراز کرتے ہین تو الف پیدا ہوتا ہے پس واو ضمہ کے مطابق اور یا کسرہ کے مطابق اور الف فتحہ کے مطابق ہے ۱۲ محمد کاظم عفی عنہ

اس دائرے سے ظاہر ہوتی ہے۔



فصل ہفتم تلاوت قرآن شریف نہایت فضیلت رکھتی ہے اور بعد فرائض کے اور کوئی عبادت موجب تقرب بخدا سوائے تلاوتِ قرآن شریف نہین ہی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلام اللہ تعالیٰ کا سارے کلامون پر ایسا بزرگ ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ سب پر بزرگ ہی ابن صلاح کہتے ہین کہ ایک کرامت اور بزرگی بنی آدم کو یہ دی گئی ہی کہ کسی اور مخلوق مین نہین ہی چنانچہ ملائکہ مشتاق رہتے ہین کہ قرآن شریف کسی سے سنا کرین اور طبرانی کہتے ہین

کہ جو شخص اپنے لڑکے کو قرآن شریف تعلیم کریگا وہ جنت مین تاج پاویگا اور امام احمدؒ عامرؓ سے
نقل کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پوست مین قرآن
شریف ہوگا اُسکے پوست پر اثر آگ کا نہو سکیگا اور عبید اللہؒ کہتے ہین کہ مراد پوست سے
دل مومن کا ہے اور ابوداؤدؒ روایت کرتے ہین کہ جو کوئی قرآن شریف پڑھکر بھول جاویگا
وہ روز قیامت بے برکت اور اندھا اُٹھیگا اور لازم ہی کہ پہلے مسواک کرے اور باوضو رو بقبلہ
ہوکر نہایت ترتیل اور عاجزی سے اور غمگینی سے پڑھے اور اعوذ اور بسم اللہ تمام پڑھکر
شروع کرے اور ایسی توجہ خاطر سے تلاوت کرے کہ گویا اپنے خدا سے باتین کر رہا ہے اور اپنے
خدا کو دیکھ رہا ہی اور اگر ایسا نہو سکے تو جان لے کہ میرا خدا مجکو حکم فرما رہا ہی اور چاہیے کہ اوپر
آیت خوشخبری کے خوش ہوا اور اوپر آیت خوف کے ڈرے اور رووے اور اگر یہ بھی نہو سکے
تو رونی صورت تو اپنی بنائے اور اتفاق شرح مہذب مین لکھا ہی کہ وعید اور تہدید وغیرہ کے
معنی پر تامل کرکے اپنے قصور پر رووے اور یا اوپر عمل نیک نکرنے اپنے کے رووے کہ یہ بھی
بڑی مصیبت ہی۔ اور دہن ناپاک سے تلاوت کرنا قرآن شریف کا صحیح یہ ہی کہ مکروہ ہی اور
ایسے ہی بے وضو چھونا قرآن شریف کا بروایت مشہورہ کے صحیح نہین ہی اگرچہ خلاصۃ الفتاوی
اور کشف شرح وقایہ ابو المکارم مین جائز موافق ایک قول امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لکھا
ہے اور جنبی اور حیض و نفاس والی کو ہاتھ لگانا قرآن شریف کا اور پڑھنا ایک آیت کا یا
زیادہ کا ہرگز جائز نہین ہی اور امام بیہقیؒ کہتے ہین کہ عثمانؒ بن عبد اللہ اپنے دادا اوسؓ ثقفی سے
روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن شریف جو دیکھکر پڑھے اُسکو
دو ہزار نیکی ہین اور جو یاد پر پڑھے اُسکو ہزار نیکی ہین اور اسی لیے عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہین کہ
ہمیشہ قرآن شریف مین نظر رکھا کرو کہ یہ عبادت ہی اور قرآن شریف پکار کر پڑھنا بہتر ہی آہستہ پڑھنی سے
بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو ایذا نہو اسلیے کہ اسمین جگانا اپنی دل خفتہ غفلت کا اور جگانا خفتگان غفلت کا
اور متوجہ کرنا اپنے کانون کا اور زیادہ کرنا خوشی کا مقصود ہی اور بھی تحسین اور نرم و غمگین کرنا آواز کا

فضائل و مستحبات سے ہی بشرطیکہ بہ تحسین و تزئین موافق اقتضاے طبیعت کے ہو اور زیادتی اور کمی
حروف کی بھی نہ ہو ورنہ حرام و مکروہ اور اگر با نغمہ ہای موسیقی کے ہو تو نہایت فسق ہی اور جو
شخص کہ پسند کرے وہ بھی گنہگار ہی اور شعب الایمان مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ پڑھا کرو تم قرآن شریف کو عرب کے لحن اور آواز سے اور دور رہو تم آواز
اہل عشق اور اہل کتاب سے اور میرے بعد ایک قوم ہوگی کہ ترجیع کرینگے جیسے گانے اور نوحہ
مین ترجیع ہوتی ہی سو یہ قرآن پڑھنا انکا انکے چنبر گردن سے تجاوز نکریگا کہ قبول ہو سکے
اور بہتر مقام واسطے قرآن خوانی کے مساجد ہین ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ جو لوگ مساجد مین
واسطے قرآن خوانی کے جمع ہوتے ہین انپر اطمینان اور دلجمعی خدا کی طرف سے عنایت ہوتی ہی اور فرشتے
انکو گھیرتے ہین اور یاد فرماتا ہی انکو خداے تعالی اپنے مقربون مین اور بہتر یہ ہی کہ قرآن شریف
متصل با ترتیب پڑھا کرین مگر جو سورتین کہ شرع مین وارد ہوئی ہین جیسا کہ فجر جمعہ مین سورہ
سجدہ اور سورہ دہر اور بہتر وقت قرآن خوانی کا نصف شب ہی خصوصاً نماز مین اور سب سے بہتر دن
جمعہ اور پیر اور جمعرات اور عرفہ اور عشرہ اول ذی الحجہ اور اخیر عشرہ ماہ رمضان واسطے تلاوت
قرآن کے ہی اور چہل روز سے زیادہ مین اور تین دن سے کم مین ختم قرآن مکروہ ہی اور حضرت
عثمان رضہ بن عفان شب جمعہ کو قرآن شریف شروع کرتے تھے اور شب پنجشنبہ مین ختم کرتے تھے
اسی لیے سات منزل قرآن شریف کیا گیا سورہ فاتحہ سے سورہ نساء تک اور سورہ مائدہ سے
سورہ توبہ تک اور سورہ یونس سے سورہ نحل تک اور سورہ بنی اسرائیل سے سورہ فرقان تک
اور سورہ شعراء سے سورہ یٰس تک اور سورہ والصافات سے سورہ حجرات تک اور سورہ ق سے
آخر تک منزلین قرآن شریف کی کی گئین اور بہتر یہ ہی کہ موسم گرما مین اول روز مین اور موسم سرما مین اول
شب مین ختم کیا جاوے تاکہ باقی تمام روز فرشتے درود اسپر بھیجتے رہین کیونکہ بعد ختم کے جسقدر کہ دن
باقی رہتا ہی اسپر فرشتے درود بھیجتے ہین اور ایسے ہی باقی تمام شب مین بھی درود اسپر بھیجتے ہین اور
جو شخص کہ بعد ختم کے دعا کرے اسکے لیے چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہین اور استعاذہ یعنی پناہ مانگنا قبل شروع

قرآن شریف کے مستحب ہی اگرچہ بعض واجب بھی کہتے ہین اور اسمین روایت مختار اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ہی اور امام حمزہؒ اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہتے ہین اور یہی صاحب ہدایہ
نے اختیار کیا ہی اور اصل یہ ہی کہ یہ استعاذہ ہر شخص پڑھنے والے پر سنت عینی ہی یعنی اگرچہ از جملہ
چند قاریان ایک اسکو پڑھے اور باقی نہ پڑھین تو چھوڑنے والے گنہگار ہونگے پس ہر سورہ کی اول سوائے
سورۂ برات کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے اور امام صاحب فرماتے ہین کہ یہ ایک آیت ہی تا
کہ ایک سورہ کی دوسری سورہ سے جدائی جانی جاوے اور جزو کسی سورہ کا نہین ہی اور بعضے کہتے ہین
کہ ہر سورہ کا جزو ہی اور چاہیے کہ پڑھنے والے سے کوئی سلام نکرے اور اگر کسی نے کیا تو قاری جواب
سلام کا باشارہ کہے اور چاہیے کہ شروع سے پہلے یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السمیع العلیم
من الشیطان الرجیم رب اعوذ بک من ھمزات الشیاطین و اعوذ بک رب ان یحضرونِ
اور سورۂ الناس اور سورۂ فاتحہ پڑھے اور آخر سورۂ فاتحہ کے آمین ایک بار کہے اور
سورۂ بقرہ کے ساتھ بھی آمین کہے اور ابو عبیدؒ کہتے ہین کہ یہ دعا شروع سے پہلے پڑھے
اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ دس بار اور اِذَا دَعَانِ اور اِذَا سَئَلَکَ پر کوشش دعا مین کرے
اور پھر یہ دعا کرے اَللّٰھُمَّ اَمَرْتَ بِالدُّعَآءِ وَتَکَفَّلْتَ بِالْاِجَابَۃِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَشْھَدُ
اَنَّکَ رَبِّیْ فَرْدٌ وَّاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝
نَشْھَدُ اَنَّ وَعْدَکَ حَقٌّ وَلِقَآءَکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا
اَنَّکَ تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝ اور جب آیت شھد اللہ انہ پر پہونچے تو اسکو تمام کرکے یہ کہے و ان اشھد بما
شھد اللہ بہ استودع اللہ ھذہ الشھادۃ ھی لی ودیعۃ عند اللہ تعالی اور سورۂ انعام مین رسل اللہ
اور اللہ اعلم کے درمیان مین دعا کرے کہ وقت اجابت کا ہی اور فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر ولا بشیء
من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد کہے اور سورۂ ملک کے آخر اللہ یاتینا بہ وھو رب العالمین ۝ کہے اور
سورۂ قیامہ کے آخر مین بلی و عزۃ ربنا اور آخر مرسلات پر امنا باللہ تعالی اور اول سبح اسم ربک الاعلی کر

سُبحانَ رَبِّيَ الاَعلٰی اور بعد و نفسٍ وَّما سوّٰھا کے اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفسِي تقوٰھا وَ زَکِّھا اَنتَ خیرُ
مَن زَکّٰھا اور آخر سورہ تین پر بلٰی وَاَنا علٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰھِدِینَ اور آخر ہر سورہ پر والضحٰی سے
آخر تک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکبَرُ کہے مگر یہ سب تلاوت مین کہے نماز مین نہ کہے اور بہتر
عمل یہ ہی کہ قرآن شریف ختم کرکے پھر شروع کرے اور سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ مفلحون تک پڑھ جاوے اور
واسطے یاد کرنے قرآن شریف کی چاہیے کہ ایک تہائی رات باقی رہے یا آدھی رات باقی رہے یا اول شب یعنی
شروع ہوتے شب کے چار رکعت پڑھے اول رکعت مین سورہ یٰسٓ اور دوسری مین حٰمٓ الدخان اور تیسری مین
الٓمٓ سجدہ اور چوتھی مین سورۃ الملک پڑھے اور بعد فراغت تشہد اور درود کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ارحَمنِي
بِتَرکِ المَعاصِي اَبَدًا مَّا اَبقَیتَنِي وَارحَمنِي اَن اَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعنِینِي وَارزُقنِي حُسنَ النَّظَرِ فِیمَا یُرضِیکَ
عَنِّي اَللّٰھُمَّ بَدِیعَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ ذَا الجَلَالِ وَالاِکرَامِ وَالعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ اَسئَلُکَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحمٰنُ
بِجَلَالِکَ وَنُورِ وَجهِکَ اَن تُلزِمَ قَلبِي حِفظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمتَنِي وَارزُقنِي اَن اَتلُوَهُ عَلَی النَّحوِ
الَّذِي یُرضِیکَ عَنِّي اَللّٰھُمَّ بَدِیعَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ ذَا الجَلَالِ وَالاِکرَامِ وَالعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ
اَسئَلُکَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُورِ وَجهِکَ اَن تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِي وَاَن تُطلِقَ بِهِ لِسَانِي وَاَن
تُفَرِّجَ بِهِ عَن قَلبِي وَتَشرَحَ صَدرِي وَاَن اَغتَسِلَ بِهِ بَدَنِي فَاِنَّهُ لَا یُعِینُنِي عَلَی الحَقِّ غَیرُکَ وَلَا یُؤتِیهِ
اِلَّا اَنتَ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِيِّ العَظِیمِ اور یہ عمل تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کرے تو
نہایت مجرب اور مفید واسطے یاد کے ہی اور بعد ختم تلاوت کی یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحبِهٖ
بِعَدَدِ مَا فِي جَمِیعِ القُراٰنِ حَرفًا حَرفًا وَّبِعَدَدِ کُلِّ حَرفٍ اَلفًا اَلفًا اور یا یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ ارحَمنِي بِالقُراٰنِ وَاجعَلهُ
لِي اِمَامًا وَّنُورًا وَّھُدًی وَّرَحمَةً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرنِي مِنهُ مَا نَسِیتُ وَعَلِّمنِي مِنهُ مَا جَھِلتُ وَارزُقنِي تِلَاوَتَهُ
اٰنَاءَ اللَّیلِ وَالنَّھَارِ وَاجعَلهُ حُجَّةً لِّي یَا رَبَّ العٰلَمِینَ اور یا یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ ارزُقنَا تِلَاوَةَ القُراٰنِ
اٰناء اللیل واطراف النہار ووفقنا لحسن الاعمال واجرنا من النار واحشرنا من الصالحین
من امۃ حبیبک سید الابرار وصل علیہ وعلی الہ واصحابہ الاخیار

رسالہ البیان الجزیل للترتیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ[1] بہتر تم مین وہ شخص ہی جو پڑھے قرآن اور پڑھاوے اور بھی حدیث مین آیا ہے کہ اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ[2] یعنی افضل سب عبادتون مین تلاوت قرآن ہے لیکن قرآن مجید زبان عربی مین ہے صحیح پڑھنا اُس کا ممکن نہین جب تک پڑھنے والا قواعد قرأت سے واقف نہو لہذا فقہا اور قراء نے قرأت سیکھنے کی بہت تاکید کی ہے اور لکھا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب تب ہی ہوتا ہے جب صحیح موافق قواعد قرارت کے پڑھے خدای تعالی فرماتا ہی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ٥ سنبھال کے پڑھ قرآن کو خوب سنبھال کے اس آیت کی تفسیر مین ترتیل کو تجوید کر بھی تفسیر کیا ہے تجوید کہتے ہین مراعات قواعد قرأت کو باین سبب بندہ نیازمند بارگاہ رب الصمد المتعصم بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ اللہ الاحد کا ارادہ ایک مدت سے واسطے لکھنے ایک رسالہ مختصرہ کے فن قرارت مین بزبان اُردو تھا اندنون مین کہ بسر نگ تقدیر

[1] یہ حدیث صحیح بخاری مین ہی ۱۲ منہ
[2] یہ حدیث جامع صغیر مین ہی بروایت انس قانع از انس ۱۲ منہ

وارد جزیرہ اند مین ہی سوق علیم تہا حب عطف باخلاق حمیدہ خلق بہ کمال پسندیدہ کاذ و عصر

والعلی والمجد البہی حکیم کریم بخش صاحب سلمہ الرب الواہب ڈاکٹر جزیرہ مذکور کا واسطے

تعلم قرآن مجید کے باعث ظہور ارادہ قدیمہ ہوالہدایہ رسالہ لکہتا ہی مشتمل چار باب اور خاتمہ پر

باب اول مین فرق حروف مشتبہ الصوت اور تفخیم اور ترقیق کا بیان ہی باب دوم مین

احوال نون ساکن کا بیان ہی باب سوم مین مد کا بیان ہی باب چہارم مین وقف اور

وصل کا بیان ہی خاتمہ مین چند فوائد مذکور ہین اور نام تاریخی اس رسالہ کا البیان المجزیل

للترتیل ہی باب اول حروف مشتبہ الصوت اور تفخیم اور ترقیق کے بیان مین حروف

مشتبہ الصوت وہ حروف ہین جنکی آواز ایک سی ہی عوام اُنکو اس طرح پڑھتے ہین کہ فرق

نہین معلوم ہوتا ہی اور وہ یہ ہین ا ع ت ط ث س ص ح ہ ذ ز ظ ض فرق

ا ع مین یہ ہی کہ ا حلق مین تلے سے نکلتا ہے اور ع حلق کے بیچ سے نکلتا ہے اور

ت ط مین فرق یہ ہے کہ ت پر نہین اور ط پُر ہے اور ث س ص مین یہ فرق ہے

کہ ث آہستہ سے نکلتی ہی نوک زبان اوپر کے سامنے والے دانتون مین لگانے سے اور س

ص کے تلفظ مین کنارۂ زبان نیچے کے اگلے دانتون مین لگتا ہی اور سیٹی کی آواز نکلتی ہی

ث مین نہین نکلتی اور س ص مین بھی فرق ہی کہ ص پُر ہے اور س پُر نہین اور فرق ح ہ

مین مثل ع ا کے ہی یعنی ہ حلق مین تلے سے نکلتی ہی اور ح حلق کے بیچ سے اور فرق

ذ ز مین یہ ہی کہ ذ مثل ث کے آہستگی سے نکلتی ہے نوک زبان کو اوپر کے سامنے والے

دانتون مین لگانے سے اور ذ تلے کے دانتون مین لگانے سے اور ز مین سیٹی نکلتی

ہے ذ مین نہین اور ظ پر ہے اور ض بھی پُر ہے لیکن ض اور ظ مین فرق یہ ہی کہ ض

نکلتا ہی سارے کنارے زبان کے لگانے سے بائین طرف کی اوپر کی ڈاڑھون کی جڑ سے

یا سیدھی طرف کی مگر بائین طرف سے آسان ہی اور ظ نکلتی ہی کنارے زبان کے سامنے

کے اوپر والے دانتون مین لگانے سے ادا کرنا ض کا بہت مشکل ہے اور فرق ض ظ

ہین کی بہت مشکل ہی اسلیے جزری وغیرہ قرات کی کتابون مین اور کتب تفسیر مین تفرقہ
ض کا ظ سے باہتمام تمام بیان کیا ہی اگر آدمی دھیان کرکے سیکھ لے تو آسان ہے
مگر ایک بلاے عام اس زمانے مین یہ ہوگئی کہ ض کو بصورت دال کے پڑھتے ہین مشتبہ
الصوت دال کا اُسے کردیا ہی کہ دال پُر نہین وہ پُر ہے سو یہ بات جملہ کتب قرات اور
تفسیر اور فقہ کے خلاف ہی سب کتابون مین ض کا مشتبہ الصوت ہونا ظ سے ثابت ہوتا ہی
نہ دال سے شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر فتح العزیز مین آیت وَمَا هُوَ عَلَى
الْغَيْبِ بِضَنِينٍ کی تفسیر مین اور ایک مقام مین ض کا مشتبہ الصوت ہونا ظ کے ساتھ
لکھا ہے اور فتح القدیر اور فتاواے قاضی خان اور اتقان اور بہت کتابون مین فقہ
کی اس بات کی تصریح ہی فائدہ حروف مشتبہ الصوت کا فرق سیکھ لینا فرض ہی اور
نہایت ضرور ہی اسواسطے کہ ان حروف کے فرق نہ کرنے سے کلمہ بدل جاتا ہی اور اکثر معنی
بھی متغیر ہوجاتے ہین اور فرق سیکھ لینا کچھ بہت مشکل نہین مگر لوگ دین کے کامون مین
ذرا محنت نہین کرتے اور مشکل اور محال سمجھ لیتے ہین بخلاف دنیا کے کامون کے کہ
کیا کیا محنتین اُٹھاتے ہین اور کیسے کیسے مشکل کام انجام دیتے ہین اور کتب معتبرہ فقہ مین
لکھا ہی کہ جو اس تفرقہ پر قادر نہو اور سیکھنا اُسے دشوار ہو ساری عمر سیکھنے مین کوشش
کرے کبھی اس کام سے معاف نہین بیان تفخیم اور ترقیق کا تفخیم کہتے ہین پُر پڑھنے کو اور ترقیق
کہتے ہین باریک پڑھنے کو سو بعضے حروف ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہین وہ یہ ہین خ ص
ض ط ظ غ ق یہ حرف ساکن ہون یا متحرک کسی حرکت سے ہمیشہ پُر پڑھی جاتے
ہین اور بعضے حروف کبھی پُر پڑھے جاتے ہین اور کبھی باریک وہ را ہی جب ر
مفتوح یا مضموم ہو پُر پڑھی جاتی ہے جیسے رَبَّنَا اور رُسُلِهِ مین اور جب مکسور ہو پُر نہین
پڑھی جاتی جیسے رِجَالٌ مین اور جب ساکن ہو بغیر وقف کے اور ماقبل اُسکے ضمہ
یا فتحہ ہو پُر ہوتی ہے جیسے بَرْدًا اور اُذْكُرُوا مین اور جو ماقبل اُسکے کسرہ ہو پُر نہین ہوتی

جیسے کُفِرْ مین لیکن اگر کسرہ ماقبل کا عارضی ہو جیسے اِرْجِعُوا مین یا دوسرے کلمے مین ہو
جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ مین اور بعد رٓ کے حرف پُر ہو جیسے مِرْصَادٍ مین کہ بعد رٓ ساکن
ماقبل مکسور کے صٓ حرف پُر ہی تو ایسی رٓ ساکن بھی پُر پڑھی جائیگی اور اگر ساکن بسبب
وقف کے ہو پس اگر وہ ساکن یٓ ہو جیسے خَیْرٌ یا خَبِیْرٌ باریک پڑھی جائیگی اور اگر
کوئی اور حرف ہو تو ماقبل کے ماقبل کو دیکھین گے اگر مفتوح یا مضموم ہو جیسے قَدَرٌ
کُفِرَ تو پُر ہو گی سوائے لفظ یَسْرِ کے وَالْفَجْرِ مین کہ اُسمین باریک پڑھنے کو اولیٰ لکھا
ہی نہین تو باریک سحر مین سو لفظ مصر کے ل کا یہ حال ہی کہ لام لفظ اللّٰهُ کا جب
ماقبل اُسکا مفتوح ہو جیسے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یا مضموم جیسے یَفْعَلُ
اللّٰهُ مَا یَشَآءُ پُر پڑھا جاتا ہے اور جو ماقبل اُسکا مکسور ہو تو باریک پڑھا جاتا ہے
جیسے لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ **فائدہ** حقیقت پُر پڑھنے کی یہ ہے کہ حروف
کو اُسکے مخرج مین بڑا اور بھاری پڑھے لوگ جو حقیقت پُر پڑھنے کی یہ سمجھتے ہین کہ
قریب مضموم پڑھے بلکہ بعضے حرف پُر کو اس طرح ادا کرتے ہین کہ اُسکے بعد واو معلوم
ہوتا ہی مثلاً طَالِبٌ کو بطوطوالِبٌ کے پڑھتے ہین سو یہ غلطی ہے پُر پڑھنے کو عربی مین
تَفْخِیْم کہتے ہین اُسکے معنی ہین فخیم کرنا یعنی بڑا کرنا اور پُر کے معنی ہین زیادہ کی اور بھرے
ہوے کے اور موٹے کے جیسے پُر قلم بولتے ہین یہ الفاظ بڑا کرنے پر دال ہین نہ قریب
بضمہ کرنے پر و لہذا تَفْخِیْم بوقت مضموم ہونے حرف کے بھی ہوتی ہی حالانکہ اُسوقت
مین مائل بضمہ ہونے کی کوئی صورت نہین **باب دوم** نون ساکن کے بیان مین نون ساکن
کے چار حال ہین اور ایسے ہی تنوین کے کہ بصورت دو زیر یا دو زبر یا دو پیش
کے لکھی جاتی ہی اور حقیقت مین وہ بھی نون ساکن ہے چار حال ہین اِدْغام ۱
اِخْفَا ۲ اِظْهَار ۳ اِبْدَال ۴ اِدْغام کہتے ہین ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملا دینے کو
اور مشدد کرنے کو جب نون ساکن یا تنوین یَرْمَلُوْنَ کے حرف مین سے کسی حرف

پہلے پڑے اُسکو اُس حرف مین ادغام کرتے ہین لیکن ل اور ر مین بے غنہ جیسے لَدُ یکُن
لَّهٗ + مِن لَّدُنَّا + مَن لَّمْ یحکُمْ + مُبِینًا لِّیَغفِرَ + مِن رَّبِّكَ + رَءُوفٌ رَّحِیمٌ اور ی و م ن
مین جسکا مجموعہ یومن ہے باغنہ جیسے مَن یَّرغَبُ + مِن وَّرَآئِهِمْ + بَشِیرٌ وَّنَذِیرٌ + رَسُولًا
یَّتْلُوا + مِمَّا خَطِیٓئٰتِهِمْ + نَذِیرٌ مُّبِینٌ + مَن نَّکَثَ + **فائدہ** قاعدہ یرملون اُسی نون
کے لیے ہی جو آخر مین ہو اور جو بیچ مین ہو جیسے دُنیا اور صِنوَانٌ اُسکے لیے یہ قاعدہ
نہین ہی اُسکا ادغام نہو گا بلکہ اظہار ہو گا اخفاء اُسے کہتے ہین کہ نون کو مابعد کے
حرف سے اس طرح ملا کے پڑھین کہ ادغام تو نہ ہو مگر قریب بادغام ہو جاوے اور علیحدگی
اُسکے سکون کی ظاہر نہو اور نون ساتھ غنے کے ادا کیا جاوے اور اظہار اُسے کہتے ہین
کہ مابعد کے حرف سے نون ساکن کو اس طرح پڑھین کہ علیحدگی اُسکے سکون کی ظاہر ہو
سو نون ساکن یا تنوین جب ماقبل حرف حلق کے ہو اُسکا اظہار چاہیے حرف حلق چھہ ہین
ء ھ ح خ ع غ فارسی کا شعر حرف حلقی مین مشہور ہے حرف حلقی شش بود
ای نور عین + ہمزہ ہا و حا و خا و عین و غین + **مثال** مِن عِندِنَا + مَن هُوَ + عَلِیمٌ حَکِیمٌ
اور سوائے حرف حلق کے سب حرفون کے ماقبل نون ساکن اور تنوین کا اخفا چاہیے
جیسے مَن فَعَلَ + مَن کَفَرَ + مَن شَکَرَ + مَن دَعَا + اَنفُسَکُمْ + اِنسَانًا + رَسُولًا فَعَصٰی
تِجَارَةً تُنجِیکُمْ **فائدہ** قاعدہ اخفا اور اظہار نون کا اُس نون کے لیے بھی ہی جو کلمہ کے
بیچ مین ہو جیسے اَنفُ ۔ اَنفُسُ ۔ صُنعَ مین بخلاف قاعدہ یرملون کے کہ وہ آخر کے نون کا
ہی جیسا کہ ذکر کر دیا ہی **فائدہ** اکثر مصاحف مین علامت اظہار نون کے تین نقطے چھوٹے چھوٹے
سُرخی سے درمیان نون یا تنوین اور حروف حلق کے لکھدیتے ہین ابدال کہتے ہین بدل ڈالنے
کو سو نون ساکن تنوین کو جو ب سے پہلے ہو م سے بدل دیتے ہین جیسے مِن بَعدُ + مِن بَعثِنَا
بَصِیرٌ بِالعِبَادِ + لَخَبِیرٌ بَصِیرٌ **فائدہ** اکثر مصاحف مین علامت ابدال کی چھوٹا سا میم باریک سرخی
سے بعد نون یا تنوین کے لکھدیتے مین باب سوم مد کی بیان مین وای کہ انکو حروف علت کہتے ہین ان ہی مین ہوتی جبکہ

ساکن ہون اور حرکت ماقبل کے موافق ہو یعنی واو کے ماقبل ضمہ ہو اور ی کے ماقبل کسرہ ہو
اور الف کے ماقبل تو ہمیشہ فتحہ ہوتا ہی سوا ایسے حروف ثلثت کو مدہ کہتے ہین سو مد کی چار موقع ہین ایک
یہ کہ مد کے بعد ہمزہ ہو ایک ہی کلمے مین جیسے جآءَ جِیْٓءَ سُوْٓءَ اور اسے مد متصل کہتے ہین اور سیاہی سے
لکھتے مین یا دو کلمے جیسے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ فِیْٓ اٰذَانِھِمْ اور اسے مد منفصل
کہتے ہین اور سرخی سے لکھتے ہین ان دونون قسمون کے مد مین چار الف کے برابر
بڑھاوے اور متصل اور منفصل مین جو فرق مشہور ہے کہ متصل کو زیادہ اور منفصل کو کم بڑھاوے
کتب معتبرۂ قرأت مین یہ بات دیکھی نہین گئی بلکہ دونون کا حکم ایک ہی لکھا ہی دوسرا
موقع مد کا یہ ہی کہ بعد مد کے حرف مشدد واقع ہو جیسے وَلَا الضَّآلِّیْنَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ مین
یا ساکن حروف مقطعات مین جیسے الٓمّٓ حٰمٓ مین ایسی جگہ بقدر تین الف کے مد
کرنا چاہیے اور حروف مقطعات مین لفظ عین مین جو کٓھٰیٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ
مین ہی بھی مد کیا ہے بقدر تین الف کے اگرچہ یہ عین کی مد نہین ہی تیسرا موقع مد کا یہ ہی کہ
بعد مد کے جو حرف ہو اسپر وقف واقع ہو جیسے عَالَمِیْنَ رَحِیْمٌ عِبَادِ جَنَّتَانِ یَعْلَمُوْنَ
ھُوْدًا ایسی جگہ بقدر تین الف یا دو الف کے مد چاہیے اور اگر بقدر ایک الف کے ہی
پڑھے یعنی مد نہ کرے تو بھی جائز ہے **فائدہ** مد کا بہت لحاظ رکھے اس باب مین تساہل
نہ کرے اتقان مین امام جلال الدین سیوطی رح نے حضرت عبداللہ بن مسعود رض سے
روایت کی ہی کہ ایک شخص نے اُنکے سامنے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ بے مد کے
حضرت ابن مسعود رض نے کہا ہمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسطرح نہین پڑھایا
اُسنے کہا کہ کیسے پڑھایا حضرت ابن مسعود رض نے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ نقرا پر مد کرکے
اور کہا کہ ہمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسطرح پڑھایا انتہی اس سے معلوم ہوا کہ بے مد
پڑھنا علی خلافِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ پڑھنا ہی **فائدہ** ایک اور موقع مد کا ہی جسپر وہی لوگ قادر ہین
جو معانی سے واقف مین وہ یہ ہی کہ موقع عظمت و جلال مین یا اور کسی جگہ جو قابل اہتمام ہو

مد کرے مثلاً لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کے سب الفون پر مد کرے بہ ہیبت و عظمت پڑھے
یا اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ابرار کے الف اور فی کی ی پر مد کرے امام جلال الدین
سیوطی رح نے بھی اتقان مین یہ موقع مد کا ذکر کیا ہے فائدہ ایک قسم مد کی منقلب ہے کہ
قرآن مجید مین چھہ جگہ آیا ہے آلذَّکَرَیْنِ سورۂ انعام مین دو آلْاٰنَ سورۂ یونس مین
دو آللّٰهُ ایک سورۂ یونس مین ایک سورۂ نمل مین ہمزۂ استفہام الف لام تعریف پر
جو آیا ہمزہ الف لام کا الف سے بدل گیا اُس سے یہ مد حاصل ہوا اسلیے یہ منقلب کہلاتا ہے
باب چہارم وقف و وصل کے بیان مین وقف کہتے ہین ٹھہر جانے کو اور وصل ملانے
کو کلام اللہ محاورۂ عرب کے موافق نازل ہوا ہی اور عرب کا دستور ہے اپنے کلام مین
وقف کرنے کا اختتام کلام پر اور عبارت مسجع مین مواقع سجع مین لہذا کلام اللہ مین بھی
اوقاف واقع ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کے زمانے مین
اپنے محاورہ اور طریقے کے موافق لوگ وقف کرتے تھے کچھ حاجت انکو نشانیان مقرر کرنیکی
نہ تھی جیساکہ قواعد صرف ونحو اور حرکات لگانے کی اُنھین حاجت نہ تھی بعد ازان
بسبب اختلاط عجم کے سب باتون کی حاجت ہوئی اوقاف کیلیے علامتین مقرر کین کتاب
سجاوندی اس باب مین بہت معتبر ہی علامتین مشہورہ اوقاف کی یہ ہین لا ط م ج ز
ص دائرہ اور نقطہ علامت آیت کی ہی کوئی نرا دائرہ لکھتا ہی کوئی نرا نقطہ کوئی دائرے
کے پیٹ مین نقطہ اور حکم اُسکا یہ ہے کہ ساتھ آیت کے اگر کوئی اور نشانی ہو جیسے
ط م تو جو اُس نشانی کا اقتضا ہو کرنا چاہیے اور اگر کوئی نشانی اور نہو تو ٹھہرنا چاہیے
اور اگر آیت پر لا لکھا ہو جسے آیت لا کہتے ہین تو اُسمین بڑا اختلاف ہی اکثر محدثین اور بڑے
قرا اس بات کی طرف گئے ہین کہ وہان ٹھہرے اور اکثر قرا اس بات کی طرف کہ نہ ٹھہر
اب مشہور قرا مین یہی ہی کہ نہ ٹھہرے ط علامت ہی مطلق کی وہان ٹھہرنا اولی ہے م
علامت وقف لازم کی ہی وہان ٹھہرنا لازم ہے اگر نہ ٹھہرے ملا کے پڑھے تو معنی بگڑ جاتے ہین

بلکہ بعض مواقع پر ایسے معنی ہو جاتے ہین کہ کفر ہی ج علامت ہی جائز کی وہان ٹھہرنا نہ ٹھہرنا
برابر ہی ز علامت ہی جائز کی نہ ٹھہرنا بہتر ہی ص علامت ہی مرخص کی وہان رخصت ہی
اس بات کی کہ ٹھہر جاوے یعنی چاہیے تو یہی کہ ملا کے پڑھتا چلا جاوے مگر اجازت ہی
اس بات کی کہ چاہی تو ٹھہر جاوے **فائدہ** اس زمانے کے حافظون کی عادت ہی کہ ز اور
ص پر بھی خواہی نہ خواہی وقف کرتے ہین حالانکہ حکم ان دونون کا یہی ہی کہ وصل چاہیے وقف
ہو سکتا ہی مگر نہ کرنا وقف کا بہتر ہی اور ص مین وصل زیادہ ترجیح رکھتا ہے بہ نسبت ز کے
فائدہ متاخرین نے بعض علامتین اور زیادہ کی ہین صلے علامت ہی الوصل اولی کی یہان
وصل اولیٰ ہی ق علامت ہی سطلق کی یعنی کہا گیا ہی کہ یہان وقف ہی ان دونون موقع پر
بھی نہ ٹھہرنا چاہیے الوصل اولی کے تو یہی معنی ہین کہ یہان نہ ٹھہرنا اولی ہی اور قیل
موافق محاورۂ عربی کے علامت ہی ضعف کی صل علامت ہے قد یوصل کی یہان
وقف اولیٰ ہے ک علامت ہی کذلک کی اسکے یہ معنی ہین کہ یہان وہی وقف ہی
جو اوپر گذرا ہی قف صیغۂ امر ہی وصل سے یہان وقف اولی ہی س علامت ہی سکتہ کی اور
کبھی لفظ سکتہ بھی لکھدیتے ہین سکتہ اُسی کہتی ہین کہ تھوڑا اٹھہر جاوے سانس نہ توڑے
فائدہ فقط لا جو بعضے مواضع پر لکھتے ہین وہ علامت ہی اس بات کی کہ یہان ہرگز نہ ٹھہرنا
چاہیے وہ مقابل ہے م کے کہ م مین وقف لازم ہوتا ہی اور لا مین وصل لازم ہی اگر وہان وقف کری
تو معنی بگڑ جاوین **فائدہ** چند علامتین اور لکھدیتے ہین ہ ء عب خب تب لب ان
علامتون کو وقف سے کچھ علاقہ نہین بلکہ ہ علامت ہی پانچ آیتون کی جو باتفاق کوفیین
اور بصریین کے ہون یا فقط نزدیک کوفیین کے ء اسی طرح کی دس آیتون کی علامت
ہی اور کبھی اسکی جگہ ی لکھدیتے ہین عب علامت ہی اس بات کی کہ یہان دس آیتین
ہو چکین موافق شمار بصریین کے ع عشرہ کا ہی اور ب بصریین کی اور خب علامت ہی اس
بات کی کہ موافق شمار بصریین کے پانچ آیتین ہو چکین خ علامت خمسہ کی ہی اور ب بصریین کی

اور تب علامت ہی اس بات کی کہ یہان آیت ہی نزدیک بصریین کے ت آیت کی ہے اور
ب بصریین کی اور لب علامت ہی لیس بآیۃ عند البصریین کی یعنی یہان بصریون
کے نزدیک آیت نہین آ لیس کا ہی اور ب بصریین کی **خاتمہ** چند فوائد کے بیان مین
فائدہ اولیٰ سات قراتین جو مشہور ہین نام اُنکے امامون کے جنسے اُن قراتون کی سند
متواتر ہی یہ ہین نافع مدینہ مین ابن کثیر مکے مین ابن عامر شام مین ابو عمرو بصری مین
عاصم حمزہ کسائی کوفہ مین فارسی کی ایک رباعی مین یہ سب نام مذکور ہین **رباعی**

در مکہ نخست ابن کثیر ست امام	نافع ز مدینہ ابن عامر از شام
در بصرہ ابو عمرو علا دارد نام	عاصم حمزہ کسائی ہمہ از کوفہ تمام

ہر امام کے دو راوی ہین امام عاصم کے ابو بکر اور حفص اور قرات اُنکی بروایت حفص
ہندوستان مین مروج ہی **فائدہ ثانیہ** قرآن شریف کے پڑھنے والے کو چاہیے کہ دل
لگا کے پڑھے اور ایسا سمجھے کہ گویا خداے تعالیٰ کے حضور مین حاضر ہی اور خداے تعالیٰ اُس سے
کلام فرماتا ہی اور خوش الحانی سے جہان تک ممکن ہو پڑھے آواز اور لہجہ بنا کے مگر اس
بات کا لحاظ رکھے کہ راگ راگنی نہ پائی جاوے اور ایسے وقت مین کہ بھوکا ہو یا جاضرور اور
پیشاب کی حاجت ہو نہ پڑھے اور قرآن مجید کا بڑا ادب کرے چومنا آنکھون سے لگانا مصحف
شریف کا مستحب ہے اور پڑھتے وقت رحل پر رکھے یا تکیہ پر اگر یہ چیزین نہو تو جزودان کو تہ کرکے
اُسکے تلے رکھے زمین یا جس فرش پر بیٹھا ہو نہ رکھے اور بہتر یہ ہی کہ باوضو پڑھے اور بے وضو
بھی پڑھنا جائز ہی مگر کلام اللہ چھونا بے جزودان یا غلاف علیحدہ کے بے وضو جائز نہین
اور جس کو نہانے کی حاجت ہو اُسکو نہ چھونا جائز ہی نہ یاد پڑھنا بلکہ اشباہ والنظائر
مین ہی کہ نہانے کی حاجت والی کو اُٹھانا کلام اللہ کا اگرچہ غلاف مین ہو جائز نہین **فائدہ
ثالثہ** مسلمان کو چاہیے کہ عادت مقرر کر لے کہ کسی قدر کلام اللہ روز پڑھا کرے
امام نووی رح نے رسالہ البیان فی آداب حملۃ القرآن مین بزرگان سلف کی عادتین

مقدار تلاوت مین نقل کی ہین جانب کثرت مین ایک بزرگ کی عادت نقل کی ہی کہ ہر روز آٹھ ختم کرتے تھے چار دن مین اور چار رات مین اور ایک ختم روز کی زمانۂ صحابہ و تابعین مین بہت بزرگون کی عادت تھی کہ رات کو تہجد مین قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حال مین لکھا ہی کہ ہر رات مین ایک کلام اللہ ختم کیا کرتے تھے اور ہر رمضان مین اکسٹھ ۶۱ کلام اللہ ختم کرتے تھے تیس ۳۰ رات مین اور تیس ۳۰ دن مین اور ایک امام مسجد کے ساتھ تراویح مین اور سات دن مین بیشمار بزرگون کی عادت تھی اور ایک سیپارہ روز بھی بہت لوگون کی اور آدھے سیپارہ سے کم کسی کی عادت امام نووی رح نے نقل نہین کی سات دن مین ختم کرنے کا ایک طریقہ منزل فمی بشوق کا ہی یعنی پہلی منزل سورۂ فاتحہ سے شروع ہوتی ہے اور دوسری سورۂ مائدہ سے اور تیسری سورۂ یونس سے اور چوتھی سورۂ بنی اسرائیل سے اور پانچوین سورۂ شعراء سے اور چھٹی سورۂ والصافات سے اور ساتوین سورۂ قاف سے حرف سرنام ہر سورۃ سے لفظ فمی بشوق حاصل ہوا ہے مسلمان آدمی کو چاہیے کہ جسقدر بہ اطمینان مداومت کر سکے اختیار کرے کہ جس عمل پر مداومت ہو اگرچہ تھوڑا ہو خدای تعالی کو بہت پسند ہوتا ہی چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہی اور حافظ کو چاہیے کہ جسقدر قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہو تہجد مین پڑھے صحابہ اور تابعین اور بزرگان سلف کی علی العموم یہی عادت تھی کہ تہجد ہی مین قرآن مجید پڑھا کرتے تھے **فائدۂ رابعہ** قرآن مجید پڑھنے والے کو بالخصوص حافظ کو چاہیے کہ قرآن مجید کی تلاوت اور حفظ مین نیت خالص رضاے خدا کی رکھے نمایش اور اپنا حافظ اور قاری کہلانا منظور نہو صحیح حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جب روز قیامت ہوگا خدای تعالی ایک قاری سے کہیگا کہ مین نے تجھے جو نعمتین دی تھین اُنکے شکر مین تو نے میرا کیا کام کیا وہ کہیگا مین نے قرآن مجید پڑھا اور پڑھایا اللہ تعالی فرمائےگا

کہ میرے لیے نہین پڑھا پڑھایا بلکہ اسلیے کہ لوگ قاری کہین سو لوگون نے کہا پھر حکم فرماویگا کہ مُنھ کے بل اُسے گھسیٹ کے جہنم مین ڈالدو اس زمانے کے اکثر حافظ اس بلا مین مبتلا ہین اکثر فخر یہ کہتے ہین کہ ہمین سال بھر پڑھنے کا اتفاق نہین ہوتا مگر رمضان مین سُنا دیتے ہین مقصود یہ کہ لوگ کہین آپ کا حافظہ بہت اچھا ہے یہ نہین سمجھتے کہ حفظ کلام اللہ کا فائدہ تو یہی ہی کہ بکثرت تلاوت قرآن مجید کی کرے نہ یہ کہ نمایش کرکے اپنی تعریف کراکے مستحقِ جہنم ہو جاوے حق تعالیٰ ہمین اور سب مخلصین کو اخلاق ذمیمہ سے بچاوے اور اس رسالے کو قبول فرماوے اور مؤلف کو عافیت تامہ اور نجات عذاب دارین سے عنایت کرے اور احباب اور محبان مؤلف کو اپنی مرضیات کی توفیق دے اور مرادات اُنکے حاصل کرے وآخر دعوانا ان الحمدُ للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام

علی حبیبہ وآلہ اجمعین

تمام شد رسالۂ البیان الجزیل للترتیل

تمت

الحمد للہ رب العالمین کہ رسالۂ ہذا علم تجوید مین بے مثل ولاثانی مسمی بہ مجموعۂ زینۃ القاری کہ جسمین رسالجات ذیل بھی شامل ہین مخارج الحروف سراج القاری البیان الجزیل للترتیل حسب فرمایش جناب مولوی حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵) و مالک مطبع مجیدی بانتظام عاجز ازلی محمد احمد علی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی مطبع مجیدی واقع کانپور مین طبع ہوکر ماہ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ کو طیار ہوکر مطبوع و مرغوب قلوب ہوا